



بھوپتستان صوبائی اسمبلی

کی کارروائی

اجلاس منعقدہ دو شنبہ مورخہ یکم جون ۱۹۹۲ء بمقابل ۲۸ نومبر ۱۹۹۲ء

| نمبر شمار | متدرجات | صفہ نمبر |
|-----------|--|----------|
| ۱ | تلاوت قرآن پاک و ترجمہ | |
| ۲ | رخصت کی درخواستیں | |
| ۳ | بحث پر پہ خیشیت جمیعی عام بحث (i) ڈاکٹر کلیم اللہ خان (ii) میر حمایوں خان مری (iii) سر عبد الحمید خان اچھنی (iv) نواب محمد اکبر خان بگٹی۔ | |

جناب اسپیھر — — — — ملک سکندر خان ایڈو و کیٹ

جناب ڈپٹی اسپیھر — — — — مسٹر عبد القہار خان دوان
رازیورخا، فمبر ۱۹۶۸ء

مسٹر محمد حسن شاہ — — — — سیکریٹری صوبائی اسٹبلی
مسٹر محمد افضل — — — — جوانش سیکریٹری صوبائی اسٹبلی

(ذوٹ اے کائینا اور اسٹبلی کے معروض اکین کی مشترکہ نہرست کے لئے اگلا صدور ملاعظہ ہو)

ب

فہرست نمبر ان اسمبلی

| | |
|----|--------------------------------|
| ۱ | میر عبدالجید بن بھو |
| ۲ | میر تاج محمد خان جمالی |
| ۳ | نواب محمد اسلم ریسالی |
| ۴ | سردار شاہ اللہ زمری |
| ۵ | میر اسرار اللہ زمری |
| ۶ | میر محمد علی رند |
| ۷ | مسٹر جعفر خان متدو خیل |
| ۸ | میر جان محمد خان جمالی |
| ۹ | حامی نور محمد صراف |
| ۱۰ | ملک محمد سرور خان کاکڑ |
| ۱۱ | ماشرا جانسون اشرف |
| ۱۲ | مولوی عبد الغفور حیدری |
| ۱۳ | مولوی صحت اللہ |
| ۱۴ | مولوی امیر زمان |
| ۱۵ | مولوی نیاز محمد و تعالیٰ |
| ۱۶ | سید محمد الباری |
| ۱۷ | مسٹر حسین اشرف |
| ۱۸ | میر محمد صالح بھوتانی |
| ۱۹ | مسٹر محمد اسلم بن بھو |
| ۲۰ | نواب زادہ فؤاد القفار علی سکسی |

| | | |
|-----------------------------|-------------------------------|----|
| وزیر سامی بہود وزکرہ | ملک محمد شاہ مروان زئی | ۲۱ |
| وزیر قانون و پارلیمانی امور | ڈاکٹر کلیم اللہ خان | ۲۲ |
| وزیر محنت مدد نیات | مسٹر سعید احمد ہاشمی | ۲۳ |
| (پنچ سینکڑیں) | میر علی محمد نو تیزی | ۲۴ |
| وزیر آپاٹی و بر قیات | مسٹر عبد القبار خان | ۲۵ |
| وزیر مکملہ تحفظ حیوانات | مسٹر عبد الجمید خان اچنکی | ۲۶ |
| وزیر ذراعت | سردار محمد طاہر خان لونی | ۲۷ |
| وزیر خواراک | میرزا محمد خان کھمتوان | ۲۸ |
| وزیر جنگلات | حاجی ملک کرم خان خجک | ۲۹ |
| ہندو اتفاقیتی نمائندہ | سردار میر محمد حابیوب خان مری | ۳۰ |
| سکھ اتفاقیتی نمائندہ | نواب محمد اکبر خان بخشی | ۳۱ |
| | میر ظہور حسین خان کوسہ | ۳۲ |
| | سردار فتح علی عمرانی | ۳۳ |
| | مسٹر محمد عاصم کرد | ۳۴ |
| | سردار میر جاکر خان ڈوکی | ۳۵ |
| | میر عبد الکریم نو شیروانی | ۳۶ |
| | شزادہ جام علی اکبر | ۳۷ |
| | مسٹر پکول علی ایڈوکیٹ | ۳۸ |
| | ڈاکٹر عبد المالک بلیج | ۳۹ |
| | مسٹر ارجمن داس بخشی | ۴۰ |
| | سردار سنت سکھ | ۴۱ |

بلوجستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ کمک جون ۱۹۹۲ء بھطابق ۲۸ نیو ۱۳۷۲ھ

بروز دشنبہ

زیر صدارت جناب ملک سکندر خان ایڈو ویکٹ
بوقت دس نج کر پختیں منٹ پر صح صوبائی اسمبلی ہال کوئہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر السلام و علیکم۔ آمُوذَ بِاللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالستین اخوندزادہ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

وَلَمَّا نَخَصَّرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَئِكَ مَا عَلِيَّهُمْ مِّنْ سَبِيلٍ ۝ اِنَّمَا^۱
السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يُظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ أَغْيَرَ
الْحَقِيقَةِ أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَلَمَّا صَبَرَ وَغَفَرَ لَهُ
ذَلِكَ لَمْ يَنْعَزْ مِنْ عَزْمٍ إِلَّا مُؤْرِهٗ

صداقی اللہ العظیم

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا ابْلَاغٌ

ترجمہ : جو لوگ ظلم ہونے کے بعد بدله لیں ان کو ملامت نہیں کی جاسکی۔ ملامت کے مستحق تو وہ ہیں جو دوسروں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق زیادتیاں کرتے ہیں ایسے لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے البتہ جو لوگ صبر سے کام لیں اور درگزر کرے تو یہ بڑے ہمت کے کاموں میں سے ہے۔

وَمَا هَلَمْنَا إِلَّا بَلَاغٌ

رخصت کی درخواستیں

جناب اپنے رخصت کی درخواستیں اگر کوئی ہوں تو سکریٹری اسیبلی پر ہیں۔

محضن شاہ۔ (سکریٹری اسیبلی) جناب عبد القبار خان صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ طبیعت ناساز ہونے کی
بنا پر آج اسیبلی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے لذا ان کے حق میں آج کی رخصت منظور کی جائے۔

جناب اپنے سوال یہ ہے کہ آج اسیبلی رخصت منظور کی جائے؟
(رخصت منظور کی گئی)

سکریٹری اسیبلی میر عبد الجید بن بھو صاحب آج اپنی ذاتی مسؤولیت کی وجہ سے اسیبلی اجلاس میں
شرکت نہیں کر سکتے۔ ان کی درخواست ہے ان کو آج کی رخصت دی جائے۔

جناب اپنے سوال یہ ہے کہ آج اسیبلی رخصت منظور کی جائے۔
(رخصت منظور کی گئی)

بجٹ پر عام بحث

جناب اپنے آج بھی بجٹ پر عام بحث کا دار ہے۔ میں ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب کو دعوت دتا ہوں کہ وہ
اپنی تقریر شروع کیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ معزز ارائیں اسیبلی اور سماں ان گرائی میں اپنے اس
حق کو استعمال کرنا چاہتا ہوں جس میں کوئی آدی اپنی مادری زبان میں تقریر کر سکے۔ اس کے بعد اس کا ترجیح بھی
میں خود اردو میں کروں گا آپ لوگوں کو اگر زحمت ہو تو اس کے لیے میں معافی چاہتا ہوں۔

جناب اپنے ڈاکٹر صاحب پہلے آپ اپنی مادری زبان میں تقریر کر سکتے ہیں لیکن میں نے جس طرح
کل گزارش کی تھی کہ مادری زبان میں اس وقت تقریر کی جاسکتی ہے جب کوئی رکن اپنی مانی الضمیر بیان کرنے میں
تکلف محسوس کریں لیکن الحمد للہ آپ تو واضح طور اردو میں اپنا مانی الضمیر بیان کر سکتے ہیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان جناب اپنے صاحب لیکن چند وہ سرے صاحبان نے مادری زبان میں تقریر کی
ہے لذا ہم بھی اپنی مادری زبان میں کچھ حد تک کہا جائے ہیں یہ آپ کی صراحتی ہو گی میرے خیال میں ہم سب اس
کا حق رکھتے ہیں بلکہ یہاں جو لوگ بیشے ہیں ان میں بروہی، سندھی، فارسی، کھنڈی، پشتون اور بلوچی بولنے والے

ہیں۔

جناب اپنیکر یہی توجہ ہے کہ اسمبلی نے اپنی پہلی ہی قرارداد میں یہ پاس کی ہے کہ ہمارے بلوچستان صوبائی اسمبلی کی زبان اردو ہو گئی تاہم جو معزز ارکین اردو بولنے میں تکلیف محسوس کریں وہ مادری زبان میں تقریر کر سکتے ہیں۔ ہر کیف۔ آپ بول تو سکتے ہیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان بہرحال میں کوشش کروں گا۔

(معزز رکن نے پیشوں میں تقریر شروع کی اور بعد ازاں اپنی پیشوں تقریر کا اردو ترجمہ بھی پیش کیا)

معزز ارکین اسمبلی میں اپنی اس پیشوں تقریر کے الفاظ اب اردو میں دھراوں گا میں آپ کو زحمت کم دوں گا اور اپنی کوشش کروں گا کہ میں اپنی تقریر اختصار کے ساتھ کروں۔ جناب اپنیکر ۱۹۹۲ء کا یہ بحث آج اس ایوان میں پیش ہے اور اس پر آج بحث مباحثہ ہو رہا ہے اور اس کے لئے آپ نے مجھے بھی موقع دیا ہے میں آپ کا ملکوں ہوں اور جیسا کہ ہم سب کو تپتا ہے یہ ایک کافی ذری کارروائی ہے اور کافی ذری کارروائی کے سوا اس میں کچھ نہیں ہے اس پر کیا بحث کی جائے کیونکہ اس کا فیصلہ ۱۹۹۱ء کے بحث میں ہو چکا ہے اور ۱۹۹۳ء کا بھی پسلے فیصلہ اس میں ہو چکا ہے اور میں یہ کہوں گا کہ ۱۹۹۱ء میں جو ہم نے بلاک الیوکیشن رکھی تھی اور اس بلاک الیوکیشن کو ہم نے اس اسمبلی کے نہل (Tunnel) سے پاس کر کے فارورڈ کیا اور یہ پھر کابینہ کی نیبل تک پہنچ گیا اور کابینہ کی نیبل پر اس کا آپریشن شروع ہوا سرجنوں کی مختلف نویں نے اس پر اپنی پنج آزمائی کی اور اس میں جس کو جتنا حصہ ملا وہ اس پر قائم نہیں ہوئے بلکہ بعد میں اس سے ڈبل حصہ حاصل کرنے کے لئے اس میں ایک اور گھرداری کو بھی شامل کیا گیا جو کہ ۱۹۹۲ء کا بحث ہے اور ان دونوں گھرداریوں کا آپریشن کابینہ کی نیبل پر اکٹھا شروع ہوا اور جس طرح میں نے پسلے کہا ہے اس میں ہر ایک نے اپنا حصہ لینے کی کوشش کی ہے اور اس میں ہر پارلیمنٹی گروپ نے حصہ لینے کی کوشش کی ہے اور بعض اوقات یہ تعداد اس حد تک پہنچے ہیں کہ بعض پارٹیوں نے واک آؤٹ کیا ہے بعض اوقات کابینہ سے نکلنے کی دھمکی دی ہے بعض اوقات یہ تعداد اس حد تک پہنچے ہیں کہ کابینہ کو توڑنے کی دھمکی دی گئی ہے اور بعض اوقات اس اسمبلی کو توڑنے کی دھمکی دی گئی ہے اور یہاں تک کہ ایک مہینہ پسلے تک یہ آپریشن جاری رہا ہے اس میں کس کو کیا ملا ہے کسی کو کیا نہیں ملا آپ لوگوں کے سامنے ہے ہم لوگوں کے لئے اس پر اب کچھ کہنا وقت ضائع کرنے کے مترادف ہے کیونکہ اس وقت جب اس کو تقسیم کرنے کا وقت تھا کسی کی رائے نہیں لائی گئی ہے اور اس لئے اب اس پر بحث کرنے کا وقت کو ضائع کرنے کے مترادف ہے کیونکہ اس وقت جب اس کو تقسیم کرنے کا وقت تھا تو کسی سے مشورہ نہیں لیا گیا اور جہاں تک ایک نئی سوچ

اسکیم ہے جس کے لئے ایک سو آنچھ کو زرور پر رکھے گئے ہیں وہ کس طرح سے تقسیم ہوگی۔ اس کا ابھی تک کسی کو پہنچیں ہے اور نہ اس کے لئے ابھی تک لا آنچھ عمل طے کر سکے ہیں اور اب اگر اس پر کچھ بحث کی جائے تو اچھا ہے کہ اس کے ساتھ کیا کیا جائے یہ ایک چیز رہ گئی ہے جس پر ہم ہات کر سکتے ہیں۔ جناب اسٹاکر کل فشی ہم صاحب نے اپنی زبان میں تقریر کی۔ جس سے ہم بہت مظہوظ ہوئے ہیں جس طرح سے ہم پہلے کہہ رہے تھے اور ہماری یہ خواہشات قسمیں جو کہ ہمارے پہلے سے یہ مطالبے تھے کہ قوموں کو اپنے تشخض اور حقوق سے محروم نہ کیا جائے جہاں تک تشخض کا سوال ہے زبان تشخض کی پہچان ہے کہ ہر ایک اپنی مادری زبان میں تقریر کر سکے۔ اس کی ہم نے مکمل تائید کی ہے اور آج بھی جتنے لوگ اس ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں وہ اس چیز کی تائید کریں گے اور وہ کچھ نہ کچھ اپنی مادری زبان میں کہیں گے بعد میں وہ اس کا خود ترجیح کر سکتے ہیں یا ترجیح کا بندوبست کیا جائے یہ دو سری ہات ہے۔ تاکہ قوموں کا تشخض برقرار رہے کیونکہ انسان کی یہ خاصیت ہے کہ اگر اس کا تشخض اور اس کے حقوق کا احترام نہ کیا جائے تو کوئی انسان دوسرے سے نہیں لڑتا ہے پھر یہ قوم قبیلے اور جنگلے پرداں میں ہوتے ہیں۔ جب اس کے حقوق اور تشخض پر زوپری ہے یا پرانا شروع ہو جاتی ہے تو لوگ پھر اپنے گاؤں میں اپنے ملاٹے میں پھر آخر میں اپنے گمراہ کر اپنے ان دو حقوق کا تحفظ کرتے ہیں اور افراطی شروع ہو جاتی ہے لہذا ایک طرف تو ہم بہت خوش ہیں کہ ایک مرحلہ شروع ہوا ہے اور جہاں تک دو سری بڑی ہات ہے اس میں سب سے پہلا مرحلہ قوی حقوق کا ہے۔ اس صوبہ میں ہم بلوچ اور پشتون رہتے ہیں اگرچہ انتظامی طور پر ہم ۱۹۴۷ء سے اسکے نہ رہے ہیں اور اس سے پہلے بھی اسکے رہتے رہے پہلے مختلف انتظامی یونیٹوں میں رہتے تھے اور ہمارے ایک دوسرے کے ساتھ بہت اچھے تعلقات تھے ون یونٹ کے ختم ہونے کے بعد ۱۹۴۸ء میں جب بلوچستان صوبہ بھیجا گیا اور اس صوبہ میں ہو مردم شماری کی گئی اس وقت سے یہ تکلیف شروع ہونا شروع ہو گئی۔ بیانی وجوہ یہ نہیں ہے کہ دو آدی اسکے چار اسکے ہوئے اور بیانی وجوہ اس مردم شماری ہے جس کو ہم آج تک بھگت رہے ہیں اور اس وجہ سے آج تک یہ حالت ہو گئی ہے کہ ہم ایک دوسرے کے دست گہاں تک بھنگ گئے ہیں یہ اس وقت کی مردم شماری ہے اس وقت چونکہ ایک خاص گورنمنٹ قائم اور اس وقت گورنر اور وزیر اعلیٰ ہماری ایک برادر قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے زیر سایہ مردم شماری ہو گئی ہے وہ اس میں جو قوموں کا مقابلہ رکھا گیا ہے وہ انصاف سے دور ہے اور غیر فطری ہے اس مردم شماری میں معافی چاہتا ہوں کہ یہ ہات کسی کی ذات یا قوم کے خلاف نہیں کہہ رہا ہوں میں فناہیت نہیں بلکہ ایک حکایت کر رہا ہوں اس میں ہماری برادر بلوچ قوم کی آبادی ۱۹۴۷ء

نی صد و کھانی گئی ہے جبکہ اس کے خلاف پیشون، بخاری ہزارہ کی آبادی کو ۳۰۰ فی صد دکھایا گیا ہے جبکہ ہم اور آپ سب جانتے ہیں یہ وہ لکھتے ہے جب تک اس لکھتے کو حل نہ کیا جائے تو یہ اور قوم کی بات۔ ہمسائیگی کی بات اور دوسری باتیں کوئی معنی نہیں رکھتی ہیں۔ اس میں خدا کو حاضرنا فرجان کر سب جانتے ہیں لکھتے ہیں کہ آبادی کا تابض کیا ہے میرے خیال میں کم از کم حقیقی فرق اگر پیشون ہزارہ کا تابض دکھایا جائے تو ۵۵ فی صد ہے اور یہ مسئلہ کون ملے کرے گا اور کس طرح جل ہو گا کس نسل پر ہو گیا یہ ہمارے لئے سوچنے کی بات ہے آپ کو ہتا ہے جبکہ کی تقسیم بھی مردم شماری کی بنیاد پر ہوتی ہے جو ہے انہینیں گی کی سیٹ کی بات ہو یا واکٹری کی ہو یا وسائل ہوں اس مردم شماری سے ہزاروں کی تعداد میں واکٹر انہینیں اور رقوم اربوں روپے ایک جگہ سے دوسری جگہ پر چلے گئے ہیں۔

ہمیں اس پر اعتراض نہیں ہے کہ اس کی آبادی کم ہو ہم تو کہتے ہیں ان کا دمجن جنت نظر ہو لیکن ہمیں اپنا حق طلب کرنا ہو گا۔ اگر ایک خاندان میں چند بچے ہوں اور ان میں ایک بیٹی کو زیاد اہمیت دیں اور دوسرے بچے کو کوئی چھوٹا نام دیں۔ مثلاً "اس کو کدو یا کالو کہیں اور اس کا اس کو جائز حصہ نہ دیں تو وہ ایک وقت تک تو اس جنگ کو برداشت کرے گا جب بات بڑھتی ہے تو ایک دوسرے سے گزرنے لگتے ہیں جنگدا کرتے ہیں اور ہاتھپائی کرتے ہیں پھر اس بچہ کی خوبی کو تقسیم کیا جاتا ہے کہ بہاہارے اب بلوجستان کی پوزیشن یہ ہے۔ بلوجستان کی پوزیشن اب اس حد تک پہنچ چکی ہے اور ہم آپ کو یہ لیکن دلانا چاہتے ہیں کہ اگر آپ قوموں کے شخص اور قوموں کے حقوق کا تحفظ کریں تو ہم سب بھائی انشاء اللہ بہت اچھے اور بہت ملتے طریقے سے انشاء اللہ اکٹھے رہیں گے اور اس غیر آباد خطہ اور زمین کو آباد کریں گے لیکن شرط یہ ہے کہ ہر بھائی کے حصہ کا تعین کیا جائے ساری دنیا اس پر اس سے گزر رہی ہے ریشیا (RUSSIA) کی مثال آپ کے سامنے ہے جب وہاں کے لوگوں کی قوی شخص اور حصہ کا تعین نہ کیا گیا تو وہ ہارہ چودہ حصوں میں تقسیم ہو گیا اور ایک وہ اسٹریجی آئے گا جب ان کی ہاؤنڈریز (Boundaries) قوی شخص کی تعین کردی جائے تو یہ لوگ اقتصادی عمل کے لئے وہاں اکٹھے ہمیں گے کہ جس اسٹریجی سے آج یورپ گزر رہا ہے یورپ میں بھی ہزاروں سال بھڑے چلتے رہے اور جب یورپ کے حصہ اور شخص کا تعین کیا گیا تو پھر آج وہ اکٹھے ہو گئے ہیں۔ جب تک کہ ہم حقیقی ہبادی پر قوموں کے حصہ اور شخص کی بنیاد نہیں رکھیں گے اور صرف کہنے سے کہ بھائی ہیں اکٹھے رہ رہے ہیں تک نظر ہو گئے ہیں للاہ ہو گیا للاہ ہو گیا یہ کر رہے ہیں وہ کر رہے ہیں یہ ایسی بات ہے کہ سورج کو ایک الگی سے چھپانا۔ ہزاروں لوگ بیکار

پھر ہے ہیں اور ان کے پاس تعلیمی ڈگریاں ہیں وہ نہ آپ کو معاف کریں گے اور نہ مجھے جس طرح کہ میں نے کما کہ اس میں سال میں ڈاکٹروں، انجینئروں تو کروں اربوں کے حساب سے پیسے کا فرق پڑا ہے آج اگر آپ گن لیں کہ پشتوں بے روزگاروں کی جو رجسٹری ہیں وہ تیوہ سو اور جو رجسٹری نہیں ہیں وہ کمی ہزار افراد ہیں جبکہ ہمارے برادر قوموں کے سینکڑوں میں بھی نہیں ہیں کیا وجہ ہے ایک قوم جس کی آبادی کم ہے ان کے بے روزگار کم ہونے چاہیے تھے لیکن معاملہ گزبرد ہے اس کا مقصد نبیادی ہے یہ بے روزگار لوگ تک ہو رہے ہیں اس معاشرے میں جن کے ساتھ زیادتی کی جا رہی ہے۔ یہ لوگ نہیں رکیں گے نہ میرے کہنے سے نہ آپ کے کہنے سے رکیں گے نہ خدا کا واسطہ دینے سے رکیں گے نہ قوم کے واسطہ دینے سے اور نہ صوبے کا واسطہ دینے سے یہ نہیں رکیں گے۔ کیوں نہ ہم حقیقت پسند بن کر کے اور بھائیوں کی طرح بن کر کے اس معاملے کو سامنے لے آئیں کہ کسی کے ساتھ کیا زیادتی ہوئی ہے اور اس کا ازالہ کس طرح کیا جائے میرے خیال میں اس وقت تک بحث پر بحث کرنا اور امن و امان پر بحث کرنا وقت ضائع کرنے کے مترادف ہے کوئی کی صورتحال آپ کو معلوم ہے کہ یہ کیوں ہوئی لوگ آہستہ آہستہ بے انصافیوں کو دیکھ کر اس اسنج تک پہنچ چکی ہے کہ فلاں کو نظر انداز کیا جا رہا ہے فلاں کو یہ حق نہیں دیا جا رہا ہے زیادہ رہی ایکشن میں آگئے نہ میرے کہنے سے اور نہ آپ کے کہنے سے میں یہ درخواست کروں گا بھیت بھائی کے کہ کیوں نہ ہم ایک میز پر بیٹھ کر اس کا فیصلہ کریں ہم اپنی طرف سے جو بھی فرم ہو خدا کا قرآن رکھ کر علائی حق کو بخادریں وہ ہمارا فیصلہ کریں ہم اپنا کیس پیش کریں گے اور وہ اپنا پیش کریں گے اس سے فیصلہ نہیں ہوتا ہے تو قانون کے حوالے سے پیش کریں گے اگر اس سے نہیں ہوتا ہے بلوچ، پشتوں روایت کے حوالے سے اس کا فیصلہ کریں گے اس سے نہیں ہوتا ہے ہم سندھی قوم کو پنجابی قوم کو اور دوسروں کو اپنا منصف کے طور پر قبول کرنے کے لیے تیار ہیں کیا ہم تک نظری کی بات کر رہے ہیں ہم اپنا وہ حق مانگ رہے ہیں جسے قانون نے سیاست نے اور انسانیت نے ہمیں دیا ہے اور جو اسلام نے ہمیں دیا ہے ایک بیسہ بھی ایک بال بھی نہ کسی سے زیادہ لینا چاہتے ہیں بلکہ اپنی طرف سے زیادہ رہنا چاہتے ہیں لیکن حقوق کا تعین کرنا چاہیے اگر اس صوبہ کو ترقی دیا ہے اگر واقعی اس صوبہ میں امن و امان قائم کرنا ہے تو اس کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم اکٹھے بیٹھ کر حقیقت پسندی سے کام لے کر بھائیوں کی طرح کام کریں یہ میری درخواست ہے جو نہایت اہمیت کا حامل ہے باقی دو چار تجویزیں میں پیش کروں گا اس میں مختلف حکموں کے متعلق چند تباہیز پیش کروں گا آپ کو پتا ہے صحت کی کی کیا حالات ہے سب سے زیادہ تکلیف یہ ہے کہ نہ ڈاکٹر طبلاء کی طرف توجہ دیتے ہیں اور نہ مریضوں کی طرف ان کی اپنی پریکش

ہے ہے رد کئے والا اور بند کرنے والا کوئی نہیں ہے لہذا اس کے لیے کوئی لامگہ مل مل کرنا ہو گا۔ فہرست جمال تک
بے اہتمال اور راضیتھی کا تعلق ہے جس طرح میں نے کہا کہ جوٹ کی سفری کا بینہ کی میں تفہیم ہوتی ہے نہ ملاتے
کی ضرورت کو منظر رکھا گیا ہے اور نہ کسی کی درخواست کو نکھلہ ہر آپ نے اپنا حصہ بخواہ کے تفہیم کیا ہے اپنے
ملاتے ہیں جمال خود ضرورت ہے وہاں پر کچھ نہیں ہے لیکن جمال ضرورت نہیں ہے وہاں ایک ایک وزیر نے
آٹھوٹھوٹھ دس سالاں لی ہیں جوہر دوسروں کے لیے تین سال سے درخواستیں دے رہے ہیں لیکن وہاں ایک بھی
راہنمائی موجود نہیں ہے جمال تک واکٹوں کا تعلق ہے وزیر صاحب صرف اسی میں لگے ہوئے ہیں۔ ڈالسفر کو
پرمنش کو اور ڈالسفر کو پرمنش کو ان کے لیے پلانگ کرنے اور دوڑہ کرنے کا اس سے پہلے کے
وزیر صاحب نے پہلیں کا دوڑہ کیا تھا لورالائی کا اور نہ ہی ٹوب و فیرو کا دوڑہ شروع کیا ہے خیال تو یہی ہے خطردار
کا دوڑہ کرے گا اور یہ سمجھی کا دوڑہ کرے گا یا کہیں اور کا دوڑہ کرے گا اس کی بھی اپنی *لیمیٹیشنز* (Limitations)
ہیں۔ ہیں لگتے ہیں لست ہے کہ جی اس لست کو اپر دو (Approve) کر دو سرے دن دوسری سفارش اس
لست کو اپر دو کر دیجھوئے جو نیز واکٹوں کو اوالیں ذی (O.S.D) رکھا گیا ہے جن کی تعداد تقریباً "بادہ یا تینو ہیں
اس لیے تاکہ اپنے ساتھیوں کے لیے جگہ بنا لی جائے اور ان کو پرمنش کریں یہ سارے ہماری صحت کی حالت ہے
اگر اس طرح ہم چلتے رہے تو گھرے سے گھرے گھرے میں دھننے چلے جائیں گے۔ دوسری بات ہمارے میں ہم
کا پوری بیان کی ہے یہ بہت دمختی رہ گا اور حساس پلانگ ہے یہ بھی اسی طرح ہے جس طرح میں پہلے کہہ چکا ہے
کوئی فہرست میں ہم سب رہتے ہیں کوئی لٹک نہیں ہے ہم سب اس کے باسی ہیں ہمارے سب کے حقوق اس شر
میں اجمی زندگی گزارنے کے لیے ہیں لیکن اس میں کچھ نمائندے ہوتے ہیں جب وہاں نمائندوں کو آگے لاتے
ہیں تو ان نمائندوں کی دے داری بن جاتی ہے کہ کوئی میں کیا کرنا ہے تفہیم کرنا ہے چھوٹا کرنا ہے یا بڑا کرنا ہے۔
کوئی میں کیا کرنا ہے اس کو چھوٹا کرنا ہے یا بڑا کرنا ہے اور بھر جو ام جمع ان کے نمائندے سب ایک بات کہہ رہے
ہو ان کی کوئی ٹھوٹی نہیں ہوتی ہے بلکہ ایک حصے کی سیدھی کی سب کچھ پڑتا ہے۔ ایک حصے کا سیدھی تین سال
سے لگا ہوا ہے۔ پانچ مرتبہ اس نے لوٹھکھیں تبدیل کیں چوگی کی میلائی اور اب پھر تبدیل کر رہا ہے۔ آج صح
ہم نے بھرا ٹھاہر میں دیکھا میں چیف ٹنٹر صاحب سے مددوت کے ساتھ کہوں گا کہ وہ جاتے ہی اس کی
ایکسپلینیشن (Explanation) کریں۔ کوئی میں جھوڑا ہوا جلسے کی ہاتون کو بلوچ پشتوں جھوڑا نہ بناو گھد اکے
لیے یہ کوئی فہر کے ہاسیوں کا مسئلہ ہے اور اس مسئلے کو کسی غیر جاہدار کیف کے حوالے کر دیا گیا اور ایک

وہ نولیلہ کیہن پہلے ہی لگتے تھے کہ کوئی کی حدود کمل طور پر ختم اور اس کے لئے نئے حدود تعین ہوں گے اور اس میں نئے حلقات بھیں گے۔ یہ نولیلہ کیہن جب آجیا تو لوگوں نے کماکہ چلوں خدا کرے کہ ہمیں انصاف ملے گائیں آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ کوئی سید نسل کار پر ریشن کے پرانے حدود تعین ہے تو ہم بڑے السوس کے ساتھ کتے ہیں کہ اس بات سے ہمچوں اور پتوں قوم کو آپس میں بڑائے کی متراوف ہے۔ میں وزیر اعظم صاحب سے پہلے اخواں سے کہتا ہوں کہ اگر انسوں نے یہ نولیلہ کیہن کالیں ہو تو نولیلہ کیہن پہلے ہمیں کو ہوتے تھے۔ کوئی کی حدود اور اس کی نئی حلقة بندیاں اور یہ کون کرے گا۔ کہاں کرے گا اور آج کا نولیلہ کیہن اس کو ختم کر دیتا ہے یعنی سابلہ حدود برقرار ہیں اور البتہ نئے واردہ بھیں گے اور نئے حلقات بھیں گے جبکہ مسئلہ حدود کا قابض مسئلہ حلقوں کا دوسرا نمبر رہا۔ ہم چیف منٹر صاحب سے اس مسئلہ میں اخواں کریں گے کہ مہماں کر کے قوموں کو جھٹے سے پہنچائے قوموں کو لارڈوں سے پہنچائیں اور یہی وہ لٹکتے ہیں جس سے لوگ آپس میں لوچاتے ہیں اور بعد میں اس کو کوئی بھی سہماں میں سکتا ہے مسئلہ کیوں کھڑا ہوا۔ اس مسئلہ کی دعویٰ اس ہاں میں پہنچے ہوئے کوئی فروایا ہمیں جس کو تفصیل سے پتا چیز۔ اس سے پہلے میرزا ایشون لا ایکا آپ سب کو پتا ہے کہ گورنمنٹ نے کتنے ہے طمع کے ہیں جانتا ہوں کہ گورنمنٹ نے ۲۳ لاکھ روپے دیے اپنے خزانے انہیں مسٹر (Interior Minister) کے لڑا سے دیے گئے۔ یہ ایک دس سے اور ہاتھ پتا ہمیں فرید اکیا اور اس آدمی کو میرزا ہاں لے گیا۔ سب کو گاڑی میں بند کر دیا گیا۔ قیدیوں کی طرح بند کر کے ان سے روٹ ڈلوایا گیا۔ خیرود مرطہ لوزر گیا اچھا ہوا تو آدمی اچھا کرتا لوگ اس سے غصہ نہ ہوتے لیکن اس نے کوئی دن کے بعد اسے پیسوں کا پتا چل گیا تو اس نے کماکہ اس پوست کا لٹکانا ہے اور لٹکانے کے لئے تو اس نے سب سے پہلا کام یہ کیا ہے دو حلقوں کی انسوں نے اخبار میں دے دیا ایک بردگی کا اس وقت کے جیبی آف کامرس نے اس پر اعتراض کیا کہ یہ حلقات آپ نہیں بناسکتے۔ اس کی یہ وجہات ہیں ان وجوہات کی بخارپر ان دو حلقوں کو (Withdraw) کیا گیا پھر بعد میں سوچا کہ اخبار میں دینے سے یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا تو اس نے اور کوئی طریقہ انجاد کیا جس سے چکپے سے مسئلہ حل ہو پھر انسوں نے بارہ حلقات بنائیں اس میں گیارہ حلقات کوچھی بیک اور ایک حلقات بدلی سے لیا گیا۔ ۱۹۷۶ء کے ہلداری قانون کے مطابق جو پر اس اس کو کرنے تھے ان میں سے ایک بھی نہیں کیا۔ جس طرح کے آپ کو پتا ہے سب سے تشریک ملنی پڑتی ہے۔ ایک مینے کے لئے حرام میں تھہر کرنی پڑتی ہے کہ یہ نئے حلقات شامل کیا جائیں یا نہیں ان پر آپ لوگوں کی کیا اعتراضات ہیں ان کے اعتراضات کو شامل کیا جاتا ہے پھر اس میں اس کس (Discuss) کی جاتی ہے اور اس کے نتائج آگے کیجیے جائے

ہیں۔ وہ مرحلہ نہیں کیا گیا۔ وہ سرا مرحلہ اس وقت کے جو کو نسل رہتے ہیں۔ ان سے یہ منظور کروانا۔ وہ نہیں کیا تیرا مرحلہ یہ ہوتا ہے کہ سیکرٹری صاحب سے کیس فاروز ہوتا ہے تو خوش قسمتی سے اس وقت کا سیکرٹری ان کا دوست تھا اور اس نے آگے فاروز کر دیا۔ اس کے بعد چیف سیکریٹری نے اس پر نوٹ لکھا کہ مہماں کر کے ان حلقوں کو شامل نہ کیا جائے پھر اس کے بعد وزیر بلدیات کے پاس گیا۔ وزیر بلدیات نے کہا کہ مجھے غلط تباہیا گیا ہے جب آرڈر روک دی جائے پھر اس کے بعد اس وقت کے وزیر اعلیٰ ظفر اللہ خان جمالی نے کہا کہ مجھے غلط تباہیا گیا ہے میں نے حقیقت سمجھا تو میں نے کہا کہ مہماں کر کے ان حلقوں کو شامل نہ کیا جائے لیکن اس کے بعد انہوں نے کیا کیا کہ جو کچھ سیکرٹری نے تیار کیا تھا۔ اس کو پاس کیا۔ بھائی وہ کس طرح پاس ہو گیا کہ جی اس پر گورنر کے دستخط ہیں حالانکہ اس پر گورنر کے کوئی دستخط نہیں تھے۔ لوگوں نے احتجاج کیا کہ خدا کے لیے آپ لوگ کیا کر رہے ہیں۔ کسی نے پوچھا تک نہیں پھر بعد میں ان کو تسلی دینے کے لیے کہ بھائی یہ آپزور (Observer) بیشیں گے ان کو آپ بجٹ سے حصہ نہ دیں ان کو نہ دوٹ کا حق ہے۔ میرے خیال میں ان کو بطور آپزور اندر پر ویسٹ احتجاج کے اندر رکھا گیا ان کو نہ اس بجٹ سے حصہ دیا گیا اور نہ ہی دوٹ کا حق آخر تک یہ ہارہ کو نسل رایے بیٹھے تھے پھر لوگوں نے کورٹ میں اس کے خلاف اپیل کیں اور کورٹ نے پھر وہ سائیڈ فیصلہ کیا مجھے امید ہے کہ میں توہین عدالت پر نہیں جاؤں گا۔ اس کے باوجود اس نے وہ سائیڈ فیصلہ اس طرح کیا کہ میرا گھر ہے میرے گھر میں آپ چار پانچ آدمی کو شامل کرنا چاہتے ہیں۔ (مدائلت)

میر محمد اسلم بزنجو جناب اپنے کرپو ایٹ آف آرڈر یہ معاملہ Already کورٹ میں چل رہا ہے جیسا کہ معزز رکن نے خود فیصلہ کیا۔ ابھی اس کو اسیبلی کے فلور پر لارہے ہیں۔ تو میں عرض کرتا ہوں کہ ہم نے پہلے بھی گزارش کی تھی کہ مسئلہ اسیبلی کے فلور پر لایا جائے اگر معزز رکن کو شوق ہے تو اس کو اسیبلی کے فلور پر لایا جائے اور اسیبلی کے فلور پر حل تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں یہ بجٹ سیشن ہے۔ اس کو بجٹ تک محدود رکھا جائے زیادہ بہتر ہو گا۔

ڈاکٹر حکیم اللہ خان میرے خیال میں بجٹ میں آپ دنیا کے تمام مسئللوں کو ڈس کس (Discuss) کر سکتے ہیں۔ اسیبلی فلور کی بھی داستان آپ کو سنادرؤں گا۔

میر محمد اسلم بزنجو اگر عوامی نمائندوں کی بات ہے تو عوامی نمائندوں سے مسئلے کو حل کراؤ میں۔

ڈاکٹر حکیم اللہ خان جناب ہم نے خالق بیان کیے ہیں کہ پچھلے فلور میں اس پر کیا ہوا۔ اس کے بعد

معاملہ عدالت میں چلا گیا اور عدالت نے کہا کہ چونکہ آپ لوگ متعلقہ گروپ نہیں لمحکنیکلی گراؤنڈ پر پوائنٹ آؤٹ کیا یعنی آپ لوگوں سے کوئی درخواست نہیں دے سکتے بلکہ وہ لوگ خود درخواست دے سکتے ہیں کہ ان کو شامل کیا جائے یا نہیں۔ جس طرح میرے گھر میں کوئی آرہا ہے اور مجھے پوچھنے کا کوئی حق نہیں کہ میں اس کو شامل کروانے کرو بلکہ اس آدمی کو حق ہو جو باہر سے آگر شامل ہو رہا ہو۔ اس فلور پر بھی یہ معاملہ پیش ہوا اور اس میں تمام تفصیلات ملے ہوئیں اور اس کے بعد اس کے لئے کمیٹی بنادی گئی کہ کمیٹی بیٹھ کر ان معاملات کو حل کریں گے لیکن اس کا انجام آپ سب کو پتا ہے کہ جو لوگ اس میں انترسٹیشن (Interested) تھے۔ انہوں نے کہا کہ بھائی نہ کمیٹی کی ضرورت ہے نہ مینٹک کی ضرورت ہے انتخابات کے شیڈول کا اعلان کر دیں جو کچھ ہم نے اسمبلی کے فلور پر کیا تھا۔ وہ ختم کسی نے پوچھا تک نہیں کہ اسمبلی کیا ہے۔ اس میں کیا فیصلہ ہوا۔ حالانکہ متفقہ طور پر فیصلہ ہوا کسی نے اس کا نوش نہیں لیا۔ اب معاملہ اس حد تک پہنچ گیا پھر اس کے بعد شرکے نمائندے انھیں۔ انہوں نے کہا کہ خدا کے لئے اس کو غلط طریقے سے نہ لے جائیں پھر انہوں نے درخواست دی وزیر اعلیٰ صاحب اور گورنر کو ان سے ملاقات کی اور کہا کہ قومیں اس طرح لڑیں گی کیونکہ شرمنیشن (Tension) میں ہے۔ پونگ اشیشن پر سو آدمی ایک قوم سے کھڑے اور سو آدمی دوسری قوم سے کھڑے ہیں نارمل حالات میں بھی جھکڑے ہوتے ہیں اب یہ جھکڑا خواہ خواہ تویی مشکل اختیار کرے گا۔ لذاجب تک کوئی میوں پل کا پوری یعنی کافیصلہ ہوتا ہے۔ اس میں ایکش کرانا خطرے سے خالی نہیں پھر اس پر بھی انہوں نے کہا نہیں۔ شریوں نے ایکش کمیٹی بنائی احتجاج ہوئے لیکن اس پر کسی نے کچھ نہیں کیا۔ اس کے بعد شریوں کو مجبوراً ”پروٹیسٹ پر جانا پڑا۔ کیا سے کیا کرنا پڑا بڑی مشکل سے انتخابات متوقی ہوئے اور پھر وعدہ کیا گیا کہ ایک غیر جانبدار کمیشن اس پر رائے دے گی۔ صریاں کریں اس کمیشن کو بھی جانبدار نہ رکھیں بلکہ اس کو غیر جانبدار رکھے تاکہ آپ کے فیصلے کا احترام کیا جاسکے تو یہ شرکا مسئلہ ہے اس مسئلے میں ہمارے گزرے ہوئے میرزا نے کیا کیا اور اس وجہ سے جو مسئلے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں اس کی داستان دھرانے کی میرے خیال میں کوئی ضرورت ہی نہیں ہے آج ایک کمپلیکس آپ کے سامنے کوئی شرمنیں کھڑا ہے کروڑوں روپے کا کمپلیکس ہے میوں پلی قرضدار ہے۔ بلڈنگ چھ اسٹوری ہے ایک انڈر گراؤنڈ ہے اور ساتوں کا تیاری کر رہے ہیں پاپا کیا ہو رہا ہے کہتا ہے ٹھیکیدار کا قرض ادا نہیں کیا ہے بالا وہ پیسے کہاں گئے جو اتنے پیسے تھے اس میں جو میوں پل کمیٹی کو کچھ ملنا تھا میونھسل کمیٹی نے اس میں کچھ کمانا تھا بولتا ہے کچھ بھی بتایا نہیں ہے کچھ بچا نہیں لیکن مفروض ہو گئے ظاہر ہے کہ پیسے کسی کے جیب میں چلے گئے اب انڈر گراؤنڈ جو کہ کارپارکنگ کے لئے

ہے اس کو دکالوں میں تقسیم کرے اور اس کی پیچنے کی بات ہو رہی ہے جیب بات ہے تا تو چھوڑ دیں اس فہریں ہو کچھ ہو گا کہ سے بھری داستان ہے اگر میں ہمان کروں میں چاہتا ہوں کہ اس کو اور ہر ایشان کروں اور جانتا ہوں کہ ٹائم بہت کم ہے ایک لوٹھ اور لیتا ہوں اور ہاتھی تکمبوں کے حالات آپ لوگوں کو میرے خیال میں اچھی طرح سے پتا ہے کہ تکمبوں میں بھرتی اپنی پارٹی کے حساب سے یا اپنی سفارش کے حساب سے ہو رہی ہے کچھ قبورے سے لوگ ہیں کہ دس ڈن پہلے گھوٹکی دے دیجئے ہیں تاکی کوئی گھوٹکی نہیں دیجئے ہیں بس سارے اپنے سلے فروع کیے ہوئے ہیں اپنے کے چند بھی لوگ ہیں اپنے زیشن کے ہوں آزاد ہوں دوسرے تیرے اس کی کوئی ہدوائی نہیں ہے اس پر میں یہ عرض کروں گا ملکہ ہر ہوڑا گار اس صافرے کا آدمی ہے اس کا حق ہتا ہے کہ اس کو ہوڑا گار دوا چائے حقوق کی بہاد پر ہے نہیں کہ یہ میرا شفقت دار ہے میرے ملا تے کا ہے آپ مہماں کر کے اس پر رامور کریں ایک تیسری بات ہے جنگلات کے لئے کچھ پہنچے یہ ناکھلا نیشن نے اپنے تھے گاہ معاہدوں کی وجہ سے جنگلات ٹاہ ہوئے ہیں ہو ملا تے کھر گئے ہیں ان کو (Rehabilitate) کیا جائے لیکن ان میں بھی اس طرح ہو گئے کہ مہلا "المہرگ" کے لئے ہو ہے آئے ہوئے تھے ایک کرد ہوڑا دکوڑ آئے تھے اس کو المہرگ کی بجائے میں سردار صاحب سے معاف ہاتا ہوں رہا کاف کی طرف ہے گئے اسی طرح اور بھی اسکیمیں ہیں بھائے ایک ٹھکہ جس کے لئے الیکٹر ہوئے ہیں اس کی بجائے پہنچے دسری ٹھکہ ہے جاتے ہیں اسے ہوام میں رہی ایک ٹھکہ جس کے لئے الیکٹر ہوئے ہیں اس کی بجائے پہنچے دسری ٹھکہ ہے جاتے ہیں سب لامسکد گان اسی سے رکھویں کرتا ہوں اخفاک ایکشن روپ (Reaction Developope) ہوتا ہے بھر میں سب لامسکد گان اسی سے رکھویں کرتا ہوں اخفاک کرتا ہوں ہم لوگ ذاتی طور پر نہ ایک دوسرے کے خلاف ہیں نہ ایک دوسرے کے دھن ہیں سب اسی سے رہنا چاہتے ہیں لیکن اس میں ایک بات ہے کہ ان کے تشغص اور حقوق کا تعین کیا جائے اور حق کی بہاد پر کیا جائے ایک بھی کسی کو نہ زوارہ دین نہ کم دین کوئی آدمی بھی اس کے بعد کوئی تجاوز نہیں کرے گا امید کرتا ہوں کہ ہم اس جذبے سے آگے بڑھیں اور اکٹھے بیٹھ کر ان مسائل کو ہم حل کریں۔ و ماعلمناالی البلاع

جناب اسٹاکر میر ہمایوں خان مری صاحب۔

میر ہمایوں خان مری صاحب میر ہمایوں خان مری صاحب میں آپ کا مکھور ہوں کہ آپ نے مجھے یہ اجازت دی کہ میں ۱۹۹۲-۱۹۹۳ء کے بجٹ پے اپنے خیالات کا اظہار کروں میری پسلے بھی کوشش یہ تھی کہ جو سکیمتری بجٹ قیادہاں پے بھی ہم اپنے خیال کا اظہار کر سئے اور جو ہمارے اپنے زیشن کے ساتھی ہیں ان کو تو آپ نے سہاٹی فراہم کر اجارت نہیں دی اس دلحد میں آپ کا مکھور ہوں کہ آپ ۱۹۹۲-۱۹۹۳ء کے بجٹ پے اپنے اپنے

خواست کا انعام کرنے کی اجازت دے رہے ہیں۔ جناب امیر صاحب بھولی رکھ جب اس معزرا سمبل میں ہمارے معزرا اور محترم مشرقاں صاحب نے ہو تقریب رہائی تھی اس وقت موجودہ حکومت کو چارہ بھی مینے کا عرصہ گزرا چاہا تو اس وقت ہمیں کافی خامیاں تھیں اور ہم نے اس وقت ہمیں نشاندہی کی تھی اور ہمارے ٹائم نے ہمیں نشاندہی کی تھی اور اس وقت ہمیں یہ کہا گیا تھا کہ ہم سب مل کر آپس میں کمیٹیاں تکمیل دیں گے اور ان سارے چیزوں کی تغیرات میں جائیں گے کہ ہمیں اس سرزمین کے لئے کیا کرنا چاہیے اور مجھے پڑے امور کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے مشرقاں صاحب نے اپنی بجٹ تقریب میں یہ بولا کہ ہم نے سارے معزرا ارائیں کو اعتماد میں لپتے ہوئے ۹۳-۹۴ء کا بجٹ بنایا جتاب تھے ان کا بدا احترام تھیں میں آپ کے توسط سے اور اس سمبل کے توسط سے محترم مشرقاں صاحب سے یہ پھر گا کہ آیا یہ جو آپ کی بجٹ تقریب ۹۳-۹۴ء میں ہے کیا یہ لفاظت ہے؟ لوگوں کے لئے آپ نے ہمیں کب بلایا تھا کہ ہم سے پوچھا تھا کہ جو اس گورنمنٹ میں جو ہماری پہلی اکاؤنٹ سکیشن ہے جس کا اسکر صاحب آپ کو بھی طم ہے اور عام طور پر یہ روایت ہوتی ہے کہ اپوزیشن کے ممبر کو جو ڈیلہمٹ سائیڈ اور نان ڈیلہمٹ سائیڈ پے جو چیک اینڈ بیلنس (and Balance) ہے اس کا چیزیں مقرر کیا جاتا ہے جو کہ نہ کوئیک پروس میں جماں بھی آپ دیکھیں یہ ہوتا ہے لیکن موجودہ گورنمنٹ یہ نہیں چاہتی ہے کہ یہاں اپوزیشن کے ممبر اس میں ہوں کیونکہ اگر اپوزیشن کے ممبر اس سکیشن میں ہوئے جس طرح پچھلے بجٹ میں بھی ہم نے یہی کہا تھا کہ جناب رہنمای تاریخ میں یہ ہاتھ جلوں میں دکھائی دی گئی کہ آپ پورا ڈیلہمٹ سائیڈ کو ایک بلاک الیوکیشن کے طور پر اسے میں پیش کریں اور ہم نے اس وقت بھی سمجھ رہے ہیں کہ ہمیں اس معزرا ایوان میں ہو چکا ہے اس وقت ہم اس وقت کی یہ سمجھتے ہیں اور آج کی سمجھ رہے ہیں کہ ہمیں اس معزرا ایوان کے فیور لوگوں نے چاہے ان کا تعلق ٹریوری یونیورسٹی سے ہوا اپوزیشن تھے سے ہوا لے ہیا ہمیں سمجھا ہے کہ ہم ہو چکا ہے اسی سرزمین کے حقوق میں آپ بھی جانتے ہیں ہم سب جانتے ہیں کہ یہ ہمارا اپنی پیسا ہے ہمارا اپنا ہی مال ہے سوئی گیس کی رائلٹی اور سرماج ہے اس پے ہمارا بجٹ ہوتا ہے جناب امیر صاحب لیکن جس طرح میں نے پہلے بھی عرض کیا کہ ٹریوری یونیورسٹی والوں نے ہماری ہاتھ نہیں مالی اور آپس میں یہی کے امور نے ہو یعنی کیا یہ آج ہو چکا ہے اسی ہو چکا ہے اسی کے سامنے ہیں آج آپ کے توسط سے میں اس معزرا سمبل میں یہ ہاتھ کہنا چاہتا ہوں کہ آج ہم یہاں ایک چیز کو دیکھتے (Debate) کرتے ہیں کہ ہم نے ہو چکا ہے کو کیا یہور ہیا ہیا یا اس کو کیا یہور ہیا ہیا کے چہر میں ہیں میں

اپنے معزز نریڑی سنجزو والوں سے یہی کوں گا کہ جی ہمیں کیلیفورنیا نہ بنا سیں آج سے میں سال والی آج سے پانچ والی وہی کوئی نہیں دیں اور ہم بھی سمجھتے ہیں اور یہاں کے لوگ بھی سمجھتے ہیں کہ یہ ساری لفاظیت ہے جناب کلیمنٹری بجٹ پے جو کہ ہمیں اس اسمبلی میں نہیں چھوڑا گیا کہ ہم اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں ہندو کوئی بات کرتا ہوں کہ ایک دو دین میں تقریباً "میں الفاظ یہاں پر اپروکسمٹ (Approximate) استعمال کروں گا کہ تمیں کوڑ کا ایتم ہے جناب ایک ایتم کو آپ دیکھیں تقریباً" کوئی تیرہ کوڑ کے لوگ بھگ میں اس میں گاڑیوں کا خرچہ قیمت دکھایا ہے اور دوسرا کچھ فرنچیوں کا حوالہ دیا ہے تمیں ارب کچھ بھنن سرچارج دیے تیرہ کوڑ روپے بلوچستان کے عوام کی یعنی عیاشی کی نظر ہو گئی جس کی وجہ پر دفعہ بھی ہم نے نشاندہی کی تھی اور دوسرا نو کوڑ روپے انہوں نے رکھا لایڈ آرڈر کو میٹن (Maintain) کرنے کے لیے جناب اپنے صاحب یہ آپ بھی جانتے ہیں کہ ہم بھی جانتے ہیں سارا بلوچستان جانتا ہے اور سارا پاکستان جانتا ہے جناب اپنے صاحب یہ آپ ایک آشی کا گوراہ تھا آج جب کہ آپ اتنی بڑی رقم رکھ رہے ہیں اور پسلے بھی اس سے پیشتر بلوچستان ایک محبت ایک آشی کا گوراہ تھا آج جب کہ آپ اپ کے توسط سے میں رکھ چکے ہیں لاءِ ایڈ آرڈر کو صوبہ بلوچستان میں امن و امان کو برادر کرنے کے لیے جناب آپ کے توسط سے میں محترم نریڑی سنجزو والوں سے اور اپنے محترم وزیر اعلیٰ صاحب سے میں یہ پوچھوں گا اس کے باوجود اتنے پیسے ڈولپمنٹ کے تھے نان ڈولپمنٹ سائیڈ میں آپ نے لاءِ ایڈ آرڈر کو رکھا آپ لوگوں نے اس بلوچستان میں کتنا لاءِ ڈولپمنٹ کیا اس بلوچستان میں کچھ میونوں سے کتنے لوگ کتنے محترم لوگ مارے گئے قتل ایڈ آرڈر میٹن (Maintain) کیا کیا ہوا؟ جناب مجھے بہت انہوں کے ساتھ کہنا پڑتا ہے اور ہم بھی یہ محسوس کر رہے ہیں لوگ بھی کیے گئے ان کا کیا ہوا؟ جناب مجھے بہت انہوں کے ساتھ کہنا پڑتا ہے اور ہم بھی یہ محسوس کر رہے ہیں لوگ بھی کہتے ہیں کہ گورنمنٹ سارا ایڈ ہاک سسٹم پر چل رہا ہے اگر یہ گورنمنٹ ایڈ ہاک سسٹم پر نہیں چلا یعنی یہ ضرور احساس ہوتا کہ یہاں کے لوگوں کے لیے چاہے ان کا تعلق لاءِ ایڈ آرڈر سے ہو یا ڈولپمنٹ سائیڈ سے ہو عام طور پر ایک عجیب کہاوت ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ نریڑی سنجزو والوں نے آئندہ میونوں میں خود تو فیصلے نہیں کیے وہ ہم سے کیا اپنکسپیٹ (Expect) کرتے ہیں کہ چار میونوں میں اپنہ میٹن (Implementation) کریں جناب اپنے صاحب ہمیں بہت دکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے مجھے ہتا ہے اس اسمبلی کے فلور پر ہم جتنی باتیں کریں ان کے اوپر کوئی بھی عمل نہیں کرے گا نہ اس پر پہلے عمل کیا نہ ابھی کریں گے نہ آئندہ کچھ امیدیں ہیں لیکن ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ ہمیں لوگوں نے یہاں بھیجا ہے یہ ایک ہی جگہ ہے کہ بلوچستان کے لوگوں نے یہاں بھیجا ہے یہ ایک ہی جگہ ہے کہ ہم بلوچستان کے لوگوں کے لیے آواز المخاتیں حالانکہ ہوتا یہ چاہیے تھا ایک اصول ہے جو

لیکو کریک پوس (Democratic Process) میں ہوتا ہے کہ حزب القدار اور حزب اختلاف دونوں بیانیہ ہیں بعض تجاویز جو اپوزیشن کی طرف سے آتے ہیں ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ جو تجاویز ہم دیں ان کو ایکسپرٹ (Expert) کریں آپ ویکھیں بلوجتان کے لیے اور یہاں کے عوام کے لیے ہم تھیں وہ ہمارے ساتھ ہیئہ کران پر عمل درآمد کریں لیکن وہ آپ نہیں کر رہے ہیں جناب ایکٹر بچھلی وفعہ مجھے یاد ہے اس ایوان میں جب ۱۹۹۷ء کا بجٹ اس اسیلی میں آیا اس وقت جس طرح میں نے پہلے بھی عرض کیا کہ اس گورنمنٹ کا کوئی تین چار میں سے کا عرصہ گز رکھا تھا سارے بلوجتان کی پارٹیاں اس گورنمنٹ میں تھیں ماؤنے بجے ڈبلیو پی تو مجھے یاد پڑتا ہے کہ جب ہمارے میتھم اور معزز مشر صاحب جو کہ ابھی یہاں پر نہیں ہے انہیں ہونا تو چاہیے تھا مگر یہ ساری چیزیں نوٹ کرتے وہ اس چیز کو محسوس ہی نہیں کرتے بیٹھنا تو گوارہ ہی نہیں کرتے ہیں انہوں نے اس اسیلی میں فیڈرل گورنمنٹ کے گن گائے کہ جی یہ کرتے ہیں ہم گئے وہاں پر (Water Accord) کے بارے میں ہم کے وہاں پر ہم کے یہیں فناں کمیش کے بارے میں ہم بلوجتان جو محروم صدیوں سے تھا ہم وہاں پر گئے فیڈرل گورنمنٹ میں اس کی سارے محرومیاں ختم کرنے کے لیے جناب اس وفعہ وہ باقی نہیں ہیں جناب کتنے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جو ہمارے ہیں (Representatives) بلوجتان کی نمائندگی کرتے ہیں اور وہ فیڈرل گورنمنٹ پر Stress کرے بلوجتان کے حقوق کے حوالے سے اس وفعہ فیڈرل بجٹ میں جتنے پر اجیکٹ ہیں آپ وہاں پر بلوجتان کا نام نہیں ویکھیں گے چاہے اس کا تعلق میرانی ذیم سے ہو کجھ نہیں ہے بولان میئنکل کالج کے لیے پانچ کوڑوپے رکھے گئے ہیں اگر پانچ کوڑوپے کا اس حوالے سے تو یہ میئنکل کالج آئندہ تین سال میں اس پر تکمیل کیا جائے اس کے بعد میئنکل کالج آئندہ کوئی کامیابی نہیں ہے کہ اس کے بعد میئنکل کو اجیکٹ کوئی ایمپلیکن (Implementation) نہیں ہو گا یہ کوئی قابل عمل نہیں ہو گا اس کے بعد میئنکل پر اجیکٹ کے لیے ایک معقول رقم رکھی گئی ہے مجھے مشکل لگتا ہے کہ آئندہ سالوں میں اس میں پیش رفت ہو گی اور جمال تک بچل کے حوالے سے وہی اپروک سمیٹلی (Approximately) تھیں کوڑوپے رکھے گئے ہیں جو بچھل وفعہ بھی یہ باقی ہوئی تھیں یہ پتا نہیں ہے کہ بچل اب تک کہاں ایمپلیکن ہوئے جناب ایکٹر صاحب آپ کے توسط سے عام طور پر یہ ہوتا ہے جب بجٹ پیش ہوتا ہے تو مشر فناں صاحب یہ کہتے ہیں کہ ہم نے فناں کے لیے اتنا ایمپلیکن کیا لیکن بت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ پچھلے وفعہ کے جو بلاک الیوکیشن تھے اور غیر سرکاری طور پر آذینہ جزل کے آفس سے آپ معلوم کریں اپریل تک کوئی ساتھ کوڑوپے خرچ ہوئے اور یہی تھے کہ پچھلے جون تک میں کوڑوپے خرچ ہوئے نوٹل ۸۰ کوڑوپے میں آپ سے یہ ریکویٹ کروں گا کہ

آپ آڈیٹر جنل کو یہاں لاتیں اس فور پر آف دی ہاؤس پر آپ ان سے پوچھیں وہ آپ کو مجھ تک اس بجٹ میں جو کافی کارروائی کی تھی وہ سارا ہیر پھیرہ ہے اگر اس کو کسی بات پر اعتراض ہے آپ آڈیٹر جنل کو یہاں پر لاتیں آپ ان سے پوچھیں وہ اس ٹکٹ ہاؤس میں تھا میں گے کہ بھئی کیا ہوا جناب اسٹینکٹ آپ کے تسطیل سے یہاں پر کچھ میری نظر سے یہ آن گوانینگ اسکیم گز رے میں آپ کے تسطیل سے جناب اس ٹکٹ ہاؤس میں وہ لانا چاہتا ہوں کہ وہ جناب آن گوانینگ اسکیم نہیں ہیں جب اس ڈاکومینٹس (Documents) میں جملہ پر پلک سکریڈ ڈپلپٹ پر ۲۰۰۷ء میں انہیں آن گوانینگ شو کیا ہے وہ آن گوانینگ اسکیم نہیں ہیں بلکہ وہ تنی اسکیم ہیں جو اس میں انہوں نے پیش کیا ہے اس کا میں جناب حوالہ اس طرح تاکہ گیہاں پر اے ڈی پی میں جو ہے بیس نمبر پر انہوں نے وہاں پر بلڈوزروں کے لیے کوئی رقم تمیں لاکھ مختص کی ہے اور اس کی تقسیم کارکا طریقہ نہیں تایا گیا ہے اس کے بعد ADP میں نمبر ۵۵ پر ایک کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی ہے اور شو کیا ہے اس کو آن گونگ جو دراصل آن گونگ اسکیم نہیں ہے یہ نہ اسکیم ہے۔ جناب اسٹینکٹ۔ آپ کی اجازت سے میں بھر آگے چلتا ہوں اے ڈی پی ۵۸۸ پر جس اسکیم کا نام ہے کنسٹرکشن آف فور روز ان کو نہ کہت بھائی یہ کوئی نہ کہت میں کہاں پر ہیں؟ یہ سب نئی اسکیمیں ہیں ان کو آن گونگ اسکیم شو کیا گیا ہے پھر جناب اسٹینکٹ۔ کنسٹرکشن آف بر جزاں کلورس اس کے علاوہ اے ڈی پی نمبر ۴۰۲ پر دیکھیں یہاں پندرہ لاکھ روپے رکھے گئے ہیں اس کا پانچ میں کہ بلوچستان کے کس خط میں ہو رہا ہے یہ نہ اسکیم ہیں لیکن ان کو آن گونگ اسکیم شو کیا گیا ہے۔ تاہم اگر مجھ سے غلطی ہو تو میں محترم وزیر اعلیٰ سے معافی چاہتا ہوں ایک بست بڑا پیہہ جو پانچ ساڑھے پانچ کروڑ روپے وزیر اعلیٰ کی ڈسکریپشن پر دی گئی ہے اس کی اپریول بھی اسیل سے لی جاتی ہے لیکن اس میں پانچ روپے دیے گئے ہیں اس کا پانچ میں ہے جبکہ یہاں پر دکھلایا گیا ہے کہ اس پر سوپرستٹ عمل در آمد کیا گیا ہے یہ توہارے محترم وزیر اعلیٰ جانتے ہیں با صوبائی کابینہ کے ارکان جانتے ہیں یہ ساڑھے پانچ کروڑ روپے کہاں مخرج ہوئے وہ سری طرف ہمارا خواہ یعنی مزدور اور کسان کا طبقہ ہے یہ ہے کہاں کیا اس کا ہمیں پانچ میں میں آپ کے تسطیل سے محترم وزیر اعلیٰ سے یہ ریکویٹ کروں گا کہ اگر وہ اپنی وائٹ گنگ اپ اسیچ میں اس کی ذرا نشان دہی کر دیں۔ جناب اسٹینکٹ بھر ہم آگے چلتے ہیں فیزا ہلکی اسلامی شپ ریسرچ جس کے لیے دو کروڑ روپے ہیں بھر آگے دیکھیں اس میں تھا لگتا ہے کہ سوپرستٹ کام ہوا اس ہمارے میں ہمارے محترم نالس مشریق ہائیکیم گے کہ یہ تمام رقم کیسے اور کہاں مخرج ہوئی اگر ریسرچ ہوئی ہے تو چشم مار دشمن مل ماشاد اگر نہیں ہوئی تو میں محترم وزیر فزانہ سے مرض کروں گا کہ وہ لفاظی

سے کام نہ لیں اور اس ٹھست ہاؤس کو جاتا ہیں گے جناب اپنکر پھر ہم آگے چلتے ہیں یہاں اے ڈی پی میں دو گواڑ
دوپے کی ایک رقم ہے جو یہاں سرو غزہ گئی میں ایک زمین ہے اس کے لئے رکمی گئی ہے جناب اپنکر مجھے یاد پڑتا
ہے کہ اس وقت بھی ایک بات یہاں چلی تھی اور کہا گیا کہ نکتو کے لئے ایک اسکیم رکمی جائے لیکن اب میری
شندید میں آیا ہے کہ وہاں پر زمین نہیں ہے میں سمجھتا ہوں اس میں پرائیوریٹ پارٹیز اور متعلقہ پورو کسی کا ہاتھ
ہو گا۔ میں ساری پورو کسی کا نام نہیں لیتا ہوں وہ میرے محترم ہیں انہوں نے بڑے کام بھی کیے ہیں۔ تاہم یہ
پورو کسی پر Depend (Depend) کرتا ہے اس بارے میں فناں نشر اور روزی اعلیٰ صاحب ہی تھا اسکیں گے۔ جناب
اپنکر سال پر بعض سکیڈز ایسے ہیں جن کے لئے کافی ہے رکھنا چاہیے مثلاً ” ڈی ڈی اے خضدار کے لئے صرف
بھاگ ہزار روپے ہیں اتنی سی رقم میں یہ نہار ٹھٹ کیا کار کردی دکھائے گا؟ یا تو آپ اس کو ڈرپ کریں یا ہماراں
کے لئے ہے رکھیں ہمار جناب اپنکر ہماں اے ڈی پی میں ہو میں نے دیکھا جب تقریب میں کافی نہار ٹھٹش ہیں
ہیے اولاد میں نہار ٹھٹ ہے ہمارہ لیبر نہار ٹھٹش ہے اور دیگر نہار ٹھٹش ہیں جن کے لئے بت تکیل رقم دی
گئی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح ان نہار ٹھٹش پر ٹلم ہو رہا ہے ان کو جو دشواریاں ہیں۔ جناب اپنکر جس
طرح میں نے پہلے بھی عرض کیا اگرچہ میں اپنی بات سے کٹ گیا ہوں یعنی میں بعض نئی اسکیموں کی بات کر رہا تھا
جنہیں آن گو ٹک اسکیمز کے طور پر دکھایا گیا ہے یہاں ہمارے سکریٹری فناں تو موجود نہیں ہیں بہر حال فناں
نشر صاحب ان کا نوش لیں ان نئی اسکیمز کو آن گو ٹک دکھایا گیا ہے جناب والا۔ اے ڈی پی نمبر ۳۴۰ حاصل گئی
لاؤ کو روپے رکھے گئے ہیں یہ بھی آن گو ٹک کی مد میں دکھائی گئی ہے جبکہ یہ نئی اسکیم ہے جن کے لئے انہوں نے
خلیف رقم رکمی ہے اس طرح ٹوب فروزی نمبر ۵۵۰ آن گو ٹک اسکیم دکھایا گیا ہے جبکہ یہ نئی اسکیم ہے۔ ڈیلے
اکشن زیم اے ڈی نمبر ۵۵۰ پر آن گو ٹک دکھایا ہے اسکیم لندے ڈیلے اکشن زیم نمبر ۵۵۰ پر ہے اس کو بھی آن
گو ٹک اسکیم دکھایا گیا ہے جبکہ یہ نئی اسکیم ہے۔ جناب اپنکر جیسے میں نے اپنی مچھلے سال کی بجٹ تقریب میں
عرض کیا تھا اور اب بھی یہ کوں گا کہ ایک طرف تو بلاک الیکشن ہے۔ ہمیں یہاں جو پنڈہ دیا گیا ہے اس میں
آپ دیکھیں یہ آن گو ٹک اسکیمز ہیں لیکن دراصل یہ ساری نئی اسکیمز ہیں کیونکہ میں بھی اس فیپار ٹھٹ
سے متعلق رہا ہوں میں نے بھی شاید تین بجٹ پیش کیے ہیں جبکہ میرے محترم نے دو بجٹ پیش کیے ہیں جن آن
گو ٹک اسکیمز کا نام لیا تھا یہ حرام کے ساتھ اس بدلی کے ساتھ ایک مذاق ہے کہ نئی اسکیمز کو آن

گوئیں اسکیم پیش کر کے دکھائیں لہذا میری قاتل شر صاحب سے رکھویت ہے اگر ان کو اس بارے میں پا نہیں تو وہ اس کو چیک کریں اور ہمیں یہاں پر اپنی تقریب میں جائیں۔ جناب ایمکس ہاں پر ہمارے دیگر ساتھیوں نے قرار یہ کی ہیں انہوں نے بھی کہا کہ اس بحث میں ہیر بھیر لگتا ہے اس آگست ہاؤس میں یہ جاتے ہیں کہ ہم نے پیسے خرچ کیے ہیں جس طرح میں نے کہایہ ساری نئی اسکیمیں ہیں جن پر پیسے خرچ کیے جا رہے ہیں جبکہ بذات خود یہ آن گونج اسکھڑ نہیں ہیں۔ جناب ایمکس صاحب یہ ہمارے بلوچستان کا پیسہ ہے سوئی گیس بلوچستان کی سرزین سے لکھا ہے یہ اس کا پیسہ ہے میں آپ کے توسط سے اور میری ولی خواہیں بھی ہے کہ اس ایوان سے کہوں کہ جو ہمارا ہیں ارب روپے کا پیسہ ہے۔ وہ وفاقی حکومت کے ساتھ ہے وہ دے اور جو اس وقت ہمارا وفاقی حکومت سے مقابلہ بھی ہوا تھا پکھ مسائل ان کے ساتھ اخراجے تھے اب موہانی کر کے وفاقی حکومت ہمارے پیسے دے دے تاکہ اس سے ہم اپنے بلوچستان کے عوام کی خدمت کر سکیں۔ میری وزیر اعلیٰ سے بھی گزارش ہے کہ یہ پرانیک وفاقی حکومت کے ساتھ سمجھی گئی سے اخراجے اس طرح سے نہ ہو کہ ہمارے جو پیسے پر اس وفادع کش لکھا گیا ہے اور جس کے ہمارے میں عام تاثر ہے یہاں ہمیں تھا گیا ہے اور یہاں بلوچستان کے عوام کو بھی تاثر دیا جا رہا ہے کہ ہمارے جو سوئی گیس کے پیسے پر کش لکھا گیا ہے وہ اس لئے تھا کہ یہ سوئی گیس بند ہوا ہے مگر ایسا نہیں ہے اور سوئی گیس وہاں سے پرستور لالا گیا ہے اب سندھ میں جو ملٹری آپریشن شروع کیا گیا ہے اس کے پیسے کہیں وہاں نہ چلے جائیں عام لوگوں کو تاثر یہ ہے۔ جناب ایمکس میرے یہ خیالات تھے جن کا میں نے اظہار کیا ہے اور ہمارے کافی ساتھیوں نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے اور تمام سیکر کے ہمارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ کافی منسوبوں کا اس سے پہلے بھی ذکر ہوا ہے ڈاکٹر صاحب نے بھی کہا ہے کہ اگر ہمیتوں سیکر کو وہ کھا جائے ہمیتوں سیکر کے پر اجیکٹ کچھ مکمل بھی ہوئے ہیں مگر وہاں کام نہیں ہو رہا ہے وہچکے اسہ ڈی پی میں صحت کے متعلق میں کچھ جا ب سے متعلق اعداد و شمار تھے اس دفعہ تو وہ بھی نہیں ہیں۔ صحت مرکز کے بہت سے بلڈنگ بلوچستان میں کھڑے ہیں مگر وہاں پر کوئی بھی کام کرنے والا نہیں ہے اور جہاں تک ہمارے کاموں میں تو یہ حال ہے یہاں ہمیتوں فشرتو نہیں ہے کہ اپنی ہاتھیں میرا جو علاقہ ہے وہاں پر ہم نے ڈاکٹروں کو نہیں دیکھا ہے اور ہمارا ہم نے یہاں پر جناب آپ کے توسط سے متعلق صحت سے گزارش کی ہے کہ وہاں پر ڈاکٹر بھیجیں۔ جو ہم نے وہاں پر بلڈنگ بنائی ہیں اس کے لیے ادویات اور عملہ بھیجیں وہاں پر مگر ابھی تک کچھ نہیں بھیجا ہے۔ جس طرح اس ایوان میں ہمارے ایک ساتھی نے بتایا ہے کہ یہ سینٹر کسی اور چیز کے لیے استعمال ہو رہے ہیں ہماری طرف تو یہ بھی نہیں ہے ہماری طرف تو وہاں

پر لوگوں نے گدھے ہاندھے شروع کر دیئے ہیں ہم نے میں دفعہ کما ہے کہ ان پر کافی پچھے خرچ ہوئے ہیں وہاں پر
واکٹر بیجھ دیں۔

ہمارے ملائے میں تعلیم کا بھی سی ہال ہے میں وزیر تعلیم کی بڑی قدر کرتا ہوں وہ پڑھے کہے آدمی ہیں وہاں پر
اسکولوں کا اور نیچوں کا یہ ہال ہے جس کی وجہ سے معیار تعلیم روز بروز گرتا جا رہا ہے حالانکہ اس سے پہلے
کہتی ہو ان صاحب نے بھی ذکر کیا ہے ہم نے اپنے طور پر کو حلومیں اسکول بنایا اور اس پر اجیکٹ کو ۲۰،۰۰۰ ہزار
ماہوار دے رہے ہیں اور میرا خیال ہے اس طرز پر وزیر تعلیم نے بھی ٹوب میں ایک اسکول بنارہے ہیں اسی طرز
سے حوالے سے بنارہے ہیں۔ ہمارا مقصد بلڈنگ بنانا نہیں ہے اور بلڈنگ کی صورت ہال یہ ہے کہ ان پر جالیں
فی صد کام ہوتا ہے تو سانحہ فی صد کریش میں چلے جاتے ہیں اور ان میں بلڈنگ کے حوالے سے کوئی گاہک بھی نہیں
فی صد کام ہوتا ہے تو سترنی صد کریش میں چلے جاتے ہیں ہماری گزارش یہ ہے کہ یہ جو ادارے ہیں ان کو مغضوب
کریں اور ان کو مغضوب کون کرے گا ہم اور آپ کریں گے اور یوروسکسی بھی کچھ دن دیکھتی ہے کہ وہ ہمیں کس
طرح چلاتے ہیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ تو کچھ دن کے لئے ایڈھاک سلم پر آئے ہوئے ہیں اور یہ بھر گئی طریقے
سے کام فیں کرتے ہیں۔ ان کی نگاہ آپ کے ہاتھ میں ہوئی چاہیے آپ کے نیمہ ہات پر وہ عمل کریں۔ مجھے
بے حد احترام کے ساتھ کہنا پڑتا ہے جیسا کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی فرمایا تھا کہ کچھ ہمارے انازوں پر کی وجہ سے
ہو رہا ہے۔ جس کو ہم سمجھ نہیں پائے ہیں۔ اگر انازوں پر کی وجہ سے ہو جاتا ہے تو اس طرف سے ہے اس طرف سے تو
ہو رہا ہے۔ میں ہم کیا کریں اور کن اسکی محفل پر عمل کریں اور یہاں پر جو کریش اتنا کوئی چکی ہے کریش تو ہر دست
ہوتی ہے مگر آپ اسی فی صد تو کام لیں۔ میں بلوچستان کی یہ حالت دیکھتا ہوں تو کریش سانحہ فی صد کے قریب ہے
اور بھر سترنی صد کی ہات آئے گی۔ کسی کو کوئی لوگوں کو بہود کے لئے دلچسپی نہیں ہے۔ بس وہ دیکھتے ہیں کہ یہ پیسے
آئے ہیں ان پر کتنا کٹ لگتا ہے ستنی بولی لگتی ہے بھر اگر یہ ہال ہو تو یہ عوام کو کیا دے سکتے ہیں ہم یہاں پر پیشے ہیں
بجٹ پر بحث کر رہے ہیں یہاں باقیں کرتے ہیں لفاظیت کرتے ہیں مگر ترقی کے عمل کو آگے نہیں لے جاتے ہیں۔
جناب اپنے کمر صاحب یہ چند باتیں قسمیں۔ میں آپ کا زیادہ وقت مذاع نہیں کرتا ہوں اور اس معزز ایوان کا بھی
زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا ہوں جیسے کہ ہمارے معزز ساتھیوں نے بھی کہا ہے۔ جیسا کہ واکٹر ایوان کا صاحب نے بھی
کہا ہے کہ بلوچستان کے حالات اس ذکر پر جارہے ہیں جس طرح مندرجہ کے حالات ہیں بعض لوگوں نے کہا بھی ہے

حوالہ نے کہا ہے کہ ہمیں ڈبلپلٹ چاہیے نہ ہمیں اور کوئی اسکیمیں چاہیے نہ ہسپتال چاہیے ہمیں امن چاہیے جو پہلے امن تھا ہمیں وہ چاہیے ہمیں آپ امن دیں ہمیں آپ سے کوئی اور امید نہیں ہے ہم بھی یہ سمجھتے ہیں کہ سب آپ لوگوں کی لفاظت ہے۔ نہ اسکول چاہیے نہ ہسپتال چاہیے نہ واٹرپلائی اسکیم چاہیے ہماری جو سب سے بڑی ترجیح ہے آپ ہمیں امن دیں۔ جس طرح ڈاکٹر مالک صاحب نے کہا ہے میں ان سے اتفاق کرتا ہوں کہ بلوچستان کو دیرہ دانتہ سندھ کے حالات کی طرف لے جا رہے ہیں یہاں پر جو ہماری دعویٰ اور قویں جیسے پہلے صدیوں سے یہاں رہتے تھے یہ کچھ غلط فہمیاں ان غلط پالیسیوں کی وجہ سے ہوئی ہے دیرہ دانتہ ان حالات کو اس انتیج پر لا جائیا ہے میں تو کہتا ہوں کہ ان کے دور میں ہمیں جو بھی لایا ہے۔ ان پالیسیوں کی وجہ سے ہوا ہے میں وزیر داخلہ سے یہ کہوں گا کہ وہ جوان ہیں سیاست کا میدان ان کے لئے کلا ہے وہ لفاظت سے کام نہ لے۔ فکر یہ۔

جناب اسٹیکر جناب عبدالحمید خان اچنکنی۔

جناب عبدالحمید خان اچنکنی جناب اسٹیکر صاحب! و معزز ارکین اسمبلی میں آپ کا فکر یہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے بجٹ پر کچھ خیالات پات کرنے کا موقع دیا ہے میں حتی الوضع کو شش کروں گا کہ ہمارے جو بجٹ سے متعلق احساسات ہیں بیان کروں۔ اس کے مطابق کے بعد ہم نے جو محسوس کیا ہے ان پاتوں کو ذکر کریں۔ بجٹ بنیادی طور پر معاشرے کے لئے ہوتا ہے اور معاشرے پر اس کے کیا اثرات مرتب ہو سکتے ہیں ان پاتوں پر تھوڑی سی روشنی ڈالنے کی کوشش کروں گا بجٹ کو پڑھنے سے پہلے بجٹ پر پات کرنے سے پہلے مرحوم نواب مصطفیٰ نٹھامی صاحب کا ایک واقعہ یاد ہے اگر میں اس کو ایک لطیفہ کی فکل میں بیان کروں تو یہ جانہ ہو گا مرحوم حسن نٹھامی صاحب کو سب جانتے ہیں وہ بلوچستان کے ماہر ناز صحافی تھے اگر نیزون کے زمانے میں وہ ہمارے گاؤں تشریف لائے تھے اور چند دن ہمارے ہاں ٹھہرے تو اس کے ساتھ ان کے اعزاز میں دعویٰ میں چل لکھیں آج ایک ہاں تو کل دوسرے کے ہاں کبھی کسی اور کے ہاں۔ محفل کو باہونق نہانے کے لئے نٹھامی صاحب نے نیا طریقہ نکالا کہ وہ دعوتوں کو نمبر دیا کرتے تھے اگر بڑی اچھی کوالٹی اور کوانٹیٹی کی دعوت ہوتی تو سو میں سے اسی اور ستر تک نمبر دے دیجے اور اگر کچھ کمی ہو تو میں یا اس سے بھی کم نمبر۔ اس طرح ایک دعوت کے بعد شام کو ہم یا روکی طرف باہر لکھے مرحوم نٹھامی صاحب سے پوچھا کہ آج اس میزبان کو کتنا نمبر دیں گے اس دعوت کے بعد۔ نٹھامی صاحب نے کہا کہ سالن کی بھروسوں میں تو کچھ نہیں تھا البتہ صفائی اور سلیقہ کے کچھ نمبر دے دیتے ہیں۔

ہم اپنے بجٹ کو دیکھتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ بجٹ میں تو ہے کچھ نہیں البتہ نواب صاحب کو اور سیکرٹری مالیات کو
منٹ کے کچھ نہ رہے دیتے ہیں باقی یہ اس ایوان پر فحص رہے کہ وہ ان کو مل کر دیتے ہیں یا پاس کرتے ہیں۔
جناب والا۔ ہم سے کہا جاتا ہے کہ پارلیمانی گروپ کے آپ ممبر ہیں لیکن بجٹ بناتے وقت ہم سے کوئی مشورہ
نہیں لیا گیا۔ البتہ وزیر اعلیٰ صاحب کہتے ہیں کہ بجٹ کے بعد بھی کئی باتیں ہوں گی مشورہ ہو گا اور ہم اس میں حصہ
بھی لے سکتیں گے یا نہیں۔ جملہ تک بجٹ کا تعلق ہے یہ تو کہنا ہی پڑتا ہے کہ ایجوکیڈٹ ایڈٹ ایجوکیڈٹ کیونکہ ان
پڑھ کے لفظ کو توکل آپ نے غیر ایمانی قرار دیا پھر ایجوکیڈٹ اور اف ایجوکیڈٹ لوگوں کا بجٹ اسی طرح ہو گا۔
لفخوں کا ہمیر پھیرے ہے۔ جمال تک ڈولپمنٹ کا تعلق ہے۔ جناب اسیکرڈ ڈولپمنٹ کے لیے کل ۳۵۶ کروڑ روپے
ہیں تو میں سمجھتا ہوں ٹوٹل بجٹ کی پوزیشن یہ ہے کل ۳۵۶ کروڑ روپے اور اس میں وہ بجٹ بھی دکھائی گئی ہے جو
ہمیں ہان ڈولپمنٹ سے ملی ہے اور اس کے ساتھ ۲۵ کروڑ روپے کا خسارہ بھی دیکھایا گیا ہے۔ گویا ۳۵۶ کروڑ
میں ۲۵ کروڑ کا خسارہ بھی ہے۔ وہ جاتے ہیں باقی ۳۳ کروڑ روپے پھر ۳۳ کروڑ روپے میں ۲۹۹ کروڑ روپے جیسا کہ
بعض ممبر ان صاحب نے فرمایا کہ جاری اسکیوں کے لیے رہ جاتے ہیں۔ پوزیشن ایکھوولی (Actually) اکتابوں
میں یہ بتتی ہے۔ ۲۹۹ کروڑ روپے جاری اسکیوں کے لیے رکھا ہے اور نئی اسکیوں کے لیے اب اس ۲۵ کروڑ کا
خسارہ بھی ہے۔ تو لے دے کر ۲۲ کروڑ روپے ڈولپمنٹ کے لیے فوجاتے ہیں۔ اب یہ پوزیشن بجٹ کی بتتی ہے۔
اس ۳۲ کروڑ روپے پر ہم کیا تبرہ کر سکتے ہیں اور اس کو بلوچستان میں کس طرح تقسیم کرتے ہیں جناب والا یہ معاملہ
ہمیر پھیرے۔ ایک اور فقرہ معزز نواب صاحب کی تقریب میں بلا معنی خیز ہے وہ فقرہ ان ہاتوں کی وضاحت کر دیتا ہے
کہ گورنمنٹ آئندہ کس طرح سوچتی ہے۔ نواب فرماتے ہیں کہ اپنی تقریب میں اب یہ ۲۲ کروڑ روپے کی پوزیشن کا
آپ لوگوں کو پتا چل گیا کہ ۲۲ کروڑ روپے کل ہمارے ڈولپمنٹ کے لیے ہیں۔ ان کا یہ ارادہ ہے ۳۵ کروڑ بجٹ
ہو جائے ہان ڈولپمنٹ ان کا پوچھا ہے۔ سرکاری شبے کے ترقیاتی پروگرام اور دستیاب وسائل میں فرق گواہی ہو فرق
ہے سرکاری شبے کے ترقیاتی پروگرام اور دستیاب وسائل میں فرق سال روائی کے رینج بجٹ میں ممکن بچت اور
ملے شدید مالک نہ ہوئے سے برابر ہو جائے گی۔ یہ فتوہ ہے کہ ان کی تقریب کا۔ یعنی نواب نے پہلے سے ارادہ
کیا ہوا ہے کہ حدف ہمارا ہمیں ہو گا اور حدف جب پورا نہیں ہو گا تو ہاتھ پا نہیں کیا تکمیل جاتی ہے۔ اب
اس میں ہمارا ایک طریقہ رہا ہے کہ غیر ترقیاتی بجٹ اس ہاؤس میں بھی وس کس (Discuss) میں کرتے ہیں
۳۸ کروڑ روپے ڈولپمنٹ کا بجٹ ہے وہاں ۴۰۷ کروڑ ہمارے ہان ڈولپمنٹ یعنی غیر ترقیاتی بجٹ ہے۔ ہم

غیر ترقیاتی بجٹ میں رکھتے ہیں۔ یہ سماں سے سات ارب روپے میں حواسی نظم و نق امن و امان کی خصی سرو سماجی خدمات و فیرواس طرح کے چھے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں اصل دس کس (Discuss) کرنے والی بات وہ ہے۔ وہ ہمارے غیر ترقیاتی بجٹ میں ہے تاکہ وہاں پر ہم یہ سوچیں کہ اس سال تو ہم نے بچت کی ہے۔ نواب صاحب نے ۱۵۶ کروڑ روپے کی بچت دکھائی ہے۔ ہمارے غیر ترقیاتی بجٹ میں اور اس کو ہمارے ترقیاتی بجٹ کی مد میں ڈالا گیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ گورنمنٹ خود یہ کہتی ہے کہ ہمارا یہ نان ڈولپمنٹ بجٹ ہے وہ دیکھا جائے گا اور لازمی ہات ہے کہ ہمارا غیر ترقیاتی بجٹ بدھتا جائے گا۔ جب ہم نے نان ڈولپمنٹ کی بجٹ پر Depend کرنا ہے تو وہاں سے ہر سال بچت میں کمی ہو گی اچھا پھر بلوچستان کی ڈولپمنٹ کے بارے میں کس انداز میں سوچیں گے اور وہ وہ بیسہ کمال سے آئے گا۔ نئے سورس اور نئے ذرائع ڈھونڈنے پڑیں گے ہمارے نواب صاحب کے پاس وجہ سٹیسٹیکس Statistics ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے ۷۳۰ بلین کیس سرحد اج کی آمدنی ۳ یا ۴ ملین روپے اور پھر کہتا ہے کہ ہمارے ساتھ سے تینی بلین کا قرضہ مرکز پر ہے تو اس کے لیے کوشش ہوئی چاہیے جیسی تاکہ وہ رقم ہمیں ملے۔ اس طرح سے بلوچستان کی ڈولپمنٹ میرا انداز یہ ہے۔ کہ کسی نتیجے پر نہیں پہنچے گا اور ہم اسی طرح بچت میں پہنچے رہیں گے۔ اب جناب والا یہ رہی بجٹ کی پوزیشن ۲۲ کروڑ روپے سارے ڈولپمنٹ کے لیے مگر اس میں ایک چیز میں محسوس کر رہا ہوں۔ اور وہ یہ کہ ہم نے بھی گورنمنٹ میں کام کیا ہے اور کافی عرصہ ہمارا ڈولپمنٹ سے تعلق رہا ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارا پلانگ اور ڈولپمنٹ ملکہ جو ایکسر سائز کرتا ہے بھی وہ وقت پر نہیں کرتا ہے جس طرح وزیر اعلیٰ صاحب نے کئی موقعوں پر فرمایا کہ ان کی ایکسر سائز وقت پر نہیں ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے ایک سال کی جاری ایکسیمیں دو سرے سال میں چلی جاتی ہیں اور دو سرے سال کے تیرے سال میں اس وقت جاری ایکسیمیں کی یہ پوزیشن ہے۔ ڈولپمنٹ میں دی گئی ہے۔ یہاں میں چلا کر وہ اس سال کے ہے جا پہلے سال کی۔ یا نئے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ یہ سلسلہ کب تک چلتا رہے گا۔ میں وزیر اعلیٰ اور وزیر خزانہ سے یہ درخواست کروں کہ وہ اس سلسلے میں جلدی ایکسر سائز نیک اپ (Exercise Take Up) کریں۔ ہماری جو ڈولپمنٹ کی ایکسیمیں ہیں یا فنڈ ہے ہر سال کیم جو لائی سے شروع ہوئی چاہیے اور جون میں نان ڈولپمنٹ مکمل ہو اور کیم جو لائی سے ہم باقاعدہ کام شروع کریں۔ تاکہ ہم اپنے حدف کو اسی سال تکمیل کر سکیں اور پھر یہ جاری ایکسیمیں کا سلسلہ نہیں چلتا رہے جیسا کہ اب چل رہا ہے۔ میرے خیال میں اس مسئلے کے لیے ایم جی ٹی ای (Immediately) کچھ فکر کی ضرورت ہے۔ اب جناب والا بجٹ ہوتا ہے۔ اس لیے کہ عوام کو کیا دیا جا رہا ہے۔

اور ان کی خدمات کیا ہو رہی ہے۔ ایک اور بات اس ایوان کو مخصوصاً ”وزیر اعلیٰ صاحب اور روزی خزانہ“ کو لوٹ کرنا چاہیے کہ جملہ تک ہماری کوائی اور کوائی کا تعلق ہے لیکن اس کا دادا انتہائی السوس ناک ہے کہ آپ کوائی پڑھاتے رہے اسکو لوں، اپنالوں کی اپنسریوں کی۔ جب آپ اس کی کوائی کی طرف دھیان نہیں دیں مگر تعلیم خاص طور پر مکمل حصت ایگری کلچر لوکل گورنمنٹ وغیرہ کوئی مکمل صحیح معنوں میں کام نہیں کر رہا ہے۔ اب اس کے لیے کیا طریقہ کار سوچا جائے۔ جب ہم یورو کسی یا گورنمنٹ کے ایگریکٹوروں سے کہتے ہیں کہ گورنمنٹ کے مکمل کام ہی نہیں کر رہے۔ عوام کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ رہا وہ کمال جائیں اور کس سے ٹکایت کریں تو یورو کسی یہ کہتی ہے کہ یہ کام اسیلی مبروں کا ہے۔ وہ یہ کام اسیلی کے مبروں پر محوڑتے ہیں۔ یہ حکوموں کو کس طرح سمجھا جائے۔ اب یورو کسی اور سیاست دانوں، ایگریکٹوروں کے رشتے ایک دوسرے کے ساتھ اور ان حکوموں کو کس طرح اسٹریم لائن (Stream Line) کیا جائے بلوچستان کے ایڈ فشریش کو کس طرح اسٹریم لائن (Stream Line) کیا جائے اس وقت سارے بلوچستان کی ایڈ فشریش کو اسٹریم لائن (Stream Line) کیا جائے بلوچستان کے ایڈ فشریش کرنے کی ضرورت ہے اور ان حکوموں کو کیسے اسٹریم لائن (Stream Line) کیا جائے بلوچستان کے ایڈ فشریش کرنے کی ضرورت کو کیسے اسٹریم لائن کیا جائے میں سمجھتا ہوں کہ سادھے بلوچستان کے ایڈ فشریش کو اسٹریم لائن کرنے کی ضرورت ہے نہ کہ اسکوں بنا کیں اپنالوں کیا کیں اپنسری بنا کیں جب تک بنے ہوئے اپنالوں اور اسکوں کے لیے آپ کوائی کا انتظام نہیں کریں گے کوائی کو بہتر نہیں بنا کیں گے اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ بلوچستان میں پرہکلکلی (Practically) صورتحال یہ ہے میں اپنے مجزز ساتھیوں سے یہ درخواست کروں گا کہ ان مسکلوں پر توجہ دیں کیسے اسکوں ہے تو کہیں اساتذہ نہیں ہیں کہیں ملٹنگ ہے لیکن دہاں لڑکے نہیں ہیں اور تنواہ اپیسے ہی لے رہے ہیں یہی حال اپنالوں کا ہے یہ صورتحال ہو گی تو اس میں ہم کیا اپنے بھول کو فائدہ دے سکتے ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ اسے کشتوں کیا جائے نہ کہ ہم تعداد پڑھاتے رہیں اور کوائی کی طرف توجہ نہ دیں ان جیزوں کا ہم انتظام نہ کریں ہمارا یہ بجٹ ہے ہم خرچ کر رہے ہیں ان حکوموں پر اس سے ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ جناب والا! ہم اس ایوان میں ہمیشہ یہ کہتے چلے آ رہے ہیں کہ بلوچستان میں بڑے بڑے منصوبے ہیں ان کی بھی بڑی ٹکایت ہے بلوچ علاقوں میں بہت پلے سے شروع کیے گئے ہیں اور بعض شروع ہوئے ہیں اور بعض نہیں ہوئے ہیں جیسے سینڈک پروجیکٹ، پٹ فیڈر پروجیکٹ، پیشی گوارد ہے، روڈز ہیں اور پادر

پلاش ہیں وغیرہ وغیرہ لیکن پشتون علاقوں میں اس کے مقابلے میں جناب ہم یہ بات ہارہا درہستے ہیں کہ پشتون علاقوں میں نام کے طور پر بھی کوئی منصوبہ پیش نہیں کیا گیا ہے۔ اس کی وجہات ہماری سمجھ میں تو آتی ہیں لیکن وہ جو منصوبہ جو بلوچ علاقوں میں شروع کیے گئے ہیں وہ بھی شاید صحیح طریقے سے نہیں ہوتے ہیں اب اگر بجٹ کی ہماری یہ پوزیشن ہے تو یہ بڑے منصوبے اور اس کی نشاندہی یہ ہمارے لئے کب ہوں گے اور کیسے ہوں گے۔ ہمارے بارہ ماہ پر قرارداد میں پاس کی گئی ہیں درخواستیں کی گئی ہیں کہ یہ روڈز ہیں، "Food Sheds" (Food Sheds) ہیں اور دوسری چیزوں میں جن کی میں نے نشاندہی کی ہے مگر آج تک کوئی توجہ نہیں دی گئی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر روڈپٹش بجٹ کی یہ پوزیشن ہے جو موجود ہے کہ ہمارے جو پشتون علاقے ہیں بلوچ علاقوں کی فنڈز پشتون علاقوں میں نہیں ہوئی ہیں یہاں پر یہ بات واضح کروں کہ ہم نے کبھی نہیں کہا ہے کہ بلوچ علاقوں کی فنڈز پشتون علاقوں میں خرچ کی جائیں یہ کبھی بھی ہمارا مقصد نہیں رہا ہے ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ نام کے طور پر پشتون علاقوں میں فوڈ ڈائیوریشن روڈز، انڈر گراؤنڈ وائر ریچارچ اور دوسرے بڑے بڑے منصوبے جنہیں وہاں پر بہت پسلے شروع ہو جانی چاہئیں وہ آج تک شروع نہیں ہوئے ہیں اور بات صاف ہے کہ ۱۹۷۰ء کے بعد جب سینٹر آف پولیٹکس (Centre of Politics) بلوچستان کا بلوچ بن گیا تولا زما" وہاں پر نہ بلوچستان پیور و کسی بلوچستان کی اور نہ وہاں میرے خیال میں اس پالیسی کو ریورس (Reverse) ہونا چاہیے اور یہ سینٹر آف پولیٹکس برائے تقسیم ہونا چاہیے خواہ وہ پیور و کسی کی حکومت میں ہو، ذمہ دہننے کی خل میں ہو یا کسی اور حکومت میں ہو تاکہ ہمارے لوگوں کے لئے بھی بڑے بڑے منصوبے شروع کیے جائیں۔ ہمیں صاحب نے فیزا بیبلیشی رپورٹ نسرج (Report) کا ذکر کیا یہ بات میں نے بھی نوٹ کی کہ دو کوڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ یہ دو کوڑ روپے اگر FPI فیزا بیبلیشی رپورٹ نسرج کے لئے اگر صحیح طریقے سے استعمال کی جائیں تو میں سمجھتا ہوں اس سے کم سے کم ہمارے پشتون علاقوں میں تین چار بڑے منصوبے تاکہ ان کی آئندی نہیں کیمہن فیزا بیبلیشی سٹریڈی (Feasibility Study) تو اس علاقے میں شروع ہو جائے۔ فناسنگ تو یہے بھی ہمارے بلوچستان کے جو بڑے بڑے پروجیکٹس ہیں آنکھ مکمل کیجوانی، ایشین ورلڈ ٹینک، باہر سے آئے ہوئے ہیں یا جاپان فلاں فلاں وہاں سے آتے ہیں ہمارے اپنے وسائل تو یہی نہیں جس سے ہم اپنے منصوبوں کو فناں کر سکیں تو اس بات پر توجہ دیتی چاہیے۔ یہ جو لیٹر ایبلٹی نسرج کے لئے پیسے رکھے گئے ہیں اس میں سے ہمیں ہمارا حصہ ہے اور یہ وہاں پر

سچی صحیح حکم کے منصوبے بن سکیں۔ جناب والا! اس اسمبلی میں ہم نے کمی دلخواہ کی قراردادیں پاس کی ہیں مثلاً "ہم نے یہ قرارداد پاس کی تھی کہ ہمارے پختون علاقوں میں اور بلوچیوں کے محدودے ملاقوں میں بھی ترقیا" یہ اصول لاگو ہوتا ہے کہ ہمارے پشتون ملاقوں میں سب سے اہم مسئلہ اٹھ رگراڈ و اثر ری چارج (Recharge) ہے۔ بھل تھیم کر رہے ہیں لوگوں کو اور درہزادہ ہم پانی کا کال رہے ہیں۔ زمین میں پانی داخل کرنے کے لئے ریچارج کرنے کے لئے ہمارے پاس کوئی بھیہ نہیں ہے۔ ڈیلے ایکشن ذمہ حمل نہیں ہو گا بنائے چاہے ہیں یہ اس کے لئے کافی نہیں ہیں میرے خیال میں اس سے یہ ریچارج کا مسئلہ کبھی حل نہیں ہو گا جب تک ہم باقاعدہ ہمارے مگرہ فی ایڈڈی کی بڑی کاؤنٹیوں سے کچھ مسئلہ اپنیا ز (Catchment Areas) اور ان معاملوں پر سوچا ہے پر جیکلنس بننے ہیں گردہ پر جیکلنس اور وہ محنت سارے صائع ہے جاتے ہیں اور بعد میں پتا ہی نہیں چلتا ہے کہ ان پر جیکلنس کا کیا ہنا۔ جناب عالی! ہماری نمبرون پر جیکت ہے اگر کوئی ہمارے بلوچستان کو رُننا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ بلوچستان ترقی کرے تو ہمارا اٹھ رگراڈ و اثر ری چارج کا مسئلہ جب تک اس و اثر ری چارج کا مسئلہ حل نہیں ہو گا تک ہم کبھی مسئلے کے حل کرنے پر نہیں پہنچ جائیں گے۔ جناب والا! اس کے لئے ہم نے ایک قرارداد پاس کی تھی ہما نہیں اس پر کیا ہوا اس پر کوئی پروجیکٹ انیشیٹ (Initiate) ہوا یا وفاقی حکومت کو کچھ پیش کیا گیا۔ بلوچستان کا یہ نمبرون پر جیکت ہے اور اس پر ہم کیا سوچ رہے ہیں ان کا یہ قرارداد میں نے پاس کر دی جناب تمیں سے پہلاں یہ مدد لوگ لی بی کا فکار ہیں شاید ہوئے ملاقوں میں اس سے بھی زیادہ صورت حال ہے۔ ایک معاشرے میں جب سے پہلاں یہ مدد لوگ لی بی کا فکار ہوں تو ان سے آپ کیا خدمت لے سکیں گے اور وہ معاشرے کی کیا خدمت کر سکیں گے؟ اس بات کا سہنی فرمائ کر لوس لیں۔ اس مسئلے میں قراردار بھی پاس ہوئی ہے اور یہ اطلاعات ہم نے پہنچائی ہے کہ یہ ہمارے ملاتے کی صورت حال ہے اب ان لوگوں کے لئے کوئی خاطر خواہ انتظام اور اسی طرح ایک اور قرارداد پاٹی نہیں ہم یہ قراردادیں اس اسمبلی میں کے لیے لاتے ہیں اور کس لئے پیش کرتے ہیں جبکہ ان قراردادوں پر عملی ہونا چاہیے اگر عمل نہ ہوتا تو ہم یہ قراردادیں کس لئے پیش کریں؟ اسی طرح ہم نے اپنے اس سے فروٹ ایکسپورٹ اور ایمپورٹ کیا۔ ہمارے

وزیری ایڈ آرنے انہوں نے ایک قرارداد پیش کی تھی کہ بھتی ایران سے انجام "اگور سیب دغیرہ جو ہمارے پہلے کے مقابلے میں آتے ہیں ان کو تو آپ اسپورٹ کرتے ہیں اور جب ایران کو ایکسپورٹ کرنے کی بات آتی ہے تو وہ کیلا، مالنا اور دوسرا چیز ایکسپورٹ ہوتی ہیں ان قراردادوں کا میرے خیال میں نوش لینا چاہیے۔ جناب وزیر اعلیٰ صاحب سے میں درخواست کروں گا کہ وہ ان معاملوں پر سوچیں اور اس سلسلے میں کوئی راست نکالیں۔ ان قراردادوں کا میرے خیال میں نوش لینا چاہیے جناب وزیر اعلیٰ صاحب سے میں یہ درخواست کروں گا کہ وہ اس معاملے پر سوچیں اور اس سلسلے میں کوئی راست نکالیں جناب عالیٰ ہماری بدستی ہے اس ملک میں ہمارے ہاں یہ ذیل اشینڈرڈ ذیل نہیں یا جس کو عرف عام میں مخالفت کہا جاتا ہے یہ ہماری زندگی کے تقریباً "ہر شجے میں ابھی ذیل اشینڈرڈ" ہو جائے یا جس کو عرف عام میں مخالفت کہا جاتا ہے یہ ہماری زندگی کے تقریباً "ہر شجے میں ابھی اسیلی کے ممبر ہوں کوئی بھی اس سلسلے میں ہم کہتے ہیں کچھ ہے اور کرتے کچھ کچھ اور یہ یہ ذیل اشینڈرڈ ہماری سوسائٹی کا ایک قسم کا حصہ Accepted معيار بن چکا ہے جو بڑی افسوس ناک بات ہے میں اس سلسلے میں ایک واقعہ کا ذکر کروں گا اور وہ یہ کہ ہمارے چین میں ابھی جو لوکل الیکشن ہوئے اس میں چین میں ایک بیگنگ شیخ صاحب ہے وہ باقاعدہ پونگ اسٹیشنوں میں پولیس والے اس کے ساتھ چین کے لوکل ایڈ نسٹریشن اس کے ساتھ صاحب ہے وہ باقاعدہ پونگ اسٹیشنوں میں پولیس والے اس کے ساتھ چین کے لوکل ایڈ نسٹریشن اس کے ساتھ اور وہ اگر کے چاربجے کے بعد جو پونگ قائم ہو جکی ہے امن و امان ہے سب کچھ ہے تمن چارو ارڈوں کی ایک جگہ پے پونگ ہو رہی ہے اس کے اندر داخل ہوا ہے چاربجے اور سات بجے وہاں سے لکھا ہے یہ بیگنگ صاحب چین میں آئی ایس آئی کا بھرہے اب ان لوگوں سے ہمیں کون بچائے گا اگر ہماری گورنمنٹ کی یہ پوزیشن ہے اور اس حد تک ہم مضبوط ہے جیسا کہ اب ہے تو یہ پورہ کسی اور بیگنگ صاحب سے کون نجات دلائے گا وہاں سے اس نے باقاعدہ اپنی مردمی کے مطابق پونگ پاکسن (Polling Boxes) میں ٹیمپرینگ (Tempering) کی سات ساز سے سات بجے بیگنگ صاحب وہاں سے لکھے اب ایک آئی ایس آئی کا بیگنگ کا پونگ اسٹیشن جانے کا کیا مطلب یہ ہمیں جسموری حقوق مل رہے ہیں اس صوبے میں یہ ہمارے سیاسی لیڈر ان یہ جو بڑی بڑی باتیں ہمال پے ہوتی ہیں پوزیشن یہ ہے اس سلسلے میں میں کو شش کروں گا تحریک الہوالانے کے لئے کیونکہ یہ بڑا اہم واقعہ ہے کہ آئی ایس آئی کا بیگنگ جاتا ہے اور وہاں پے پیپرینگ کرتا ہے اور اس کے خلاف وہاں کے لوگ استفتہ کشہر چمن کو پورہ رہ کرتے ہیں کہ ہماں اس میجر نے یہ حرکت کیا ہے اب آپ خدا کے لیے اس کا اندازہ تو نگائے آئی ایس آئی کا بیگنگ ذیل ایس پلیس اس کے ساتھ لوکل ایڈ نسٹریشن اس کے ساتھ اور وہ جاتے ہیں اندر داخل ہوتے ہیں پونگ ایکنٹ

کو ایک کمرے میں بیٹھاتے ہیں اور جو سرکاری آفیسرز ہے اس کو دسرے کمرے میں بیٹھاتے ہیں اور وہاں پر بیٹھے کر سپلوں کو توز کر دہاں سے دوست نکال کر اس نے تمپرنگ (Tempering) کر کے پھر اپنے طبعت کے رزلٹ لاتے ہیں یہ ہماری پوزیشن ہے اور یہ ہمارے حقوق ہیں جو ہم کو مل رہے ہیں اس معاشرے میں اب اس سلسلے میں جب اے سی صاحب سے رکویٹ کی گئی تو اس نے درخواست لینے سے انکار کر دیا اب آپ تلاشیں کر دہاں پر بلوچستان ایڈمنیسٹریشن چل رہی ہے یہ کسی اور کی ایڈمنیسٹریشن چل رہی ہے اس کے علاوہ ہمارے اپنے چین شہر میں شام کے وقت ہجین Chain گاہیتے ہیں سارے شرکوں نے کر دیا جاتا ہے نہ کوئی مرضی جاسکتا ہے اور نہ کوئی آسکا ہے رات کے وقت شام کے سورج غروب ہونے کے بعد نہ کوئی اندر جاسکتا ہے نہ کوئی باہر لکل سکتا ہے اب اس کے لیے نام کیا دیا جاتا ہے کہ اسٹنکنگ ہو رہی ہے اور ہم اسٹنکنگ کو روکنے کے لیے وزیر اعلیٰ صاحب سے یہ اچھا کرتے ہیں کہ یہ معاملہ ہمارے لیے انتہائی سختیں بن گیا ہے کہ چین کے میلیشا والوں کو یا چین کے آئی آئی والوں کو یا چین میں جو دوسرے سول ایڈمنیسٹریشن کے معاملات میں داخل دیتے ہیں اس معاملے میں ذرا دیکھی لیں اور اس معاملے کے لیے کوئی طریقہ کار نکالیں اور ہمارے لوگوں کو اس سے فنجات والا میں اور ہمیں اپنے جموروی حقوق پر چلنے کا وہ رکھائے تو یہ پوزیشن ہے اچھا یہی پوزیشن چین میں جو میرا طلاقہ المقابل ہے علاقہ میں وہ راشنی (Rationed) اپنیا ہے اس راہنما کے لیے نہ راشن کا کوئی انعام ہے فوڈ پارٹنٹ کی طرف سے اور نہ اوپن مارکیٹ میں وہاں پر مٹ لے جانے کے لیے ہیں ایک بوری میلیشا والے جانے نہیں دیتے۔ اگر آدمی کو بڑی سخت ضرورت ہے اور وہ مجبور ہے تھوڑا آٹا اپنے گھر لے جائے تو اس کو میلیشا والے اتارتیلے ہیں اور میتوں سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ سینکڑوں ٹرک روزانہ باڑ کی طرف جا رہے ہیں اب ان میلیشا والوں سے ان آئی آئی والوں سے کون پوچھے گا کہ یہ گندم کمال جا رہا ہے یہ کیوں ایسا ہو رہا ہے بلوچستان گورنمنٹ سے کون پوچھے گا اس میں یہودی کسی، آئی آئی اور میلیشا سب ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں اور ہم جیزان ہیں کہ فناہیت کس سے کریں ایک طرف تو سینکڑوں ٹرک ڈیلی جا رہے ہیں یہ پر مٹ کمال سے آتا ہے وزیر خوارک ہے میں نے پوچھا کہ بھی یہ گندم آئی کمال سے ہے اور اس کا پر مٹ کون رہتا ہے یہ قصہ کمال سے ہوتا ہے وزیر خوارک یہ صاحب کے سامنے اس نے کہا کہ مجھے ہمیں کہ یہ گندم کمال سے آئی ہے اور کمال سے جاتا ہے وزیر خوارک یہ کہہ رہے ہیں دوسرا طرف ایک بوری لے جانے کی اجازت نہیں ہے یہ ہے ہماری زندگی جو چین میں ہمارے لوگ وقت گزار رہے ہیں وہاں کی حالت یہ ہے کہ تو اس سلسلے میں میں وزیر اعلیٰ صاحب سے التراس کرتا ہوں کہ

یہ بجٹ و نیرو تسب بھی چیزوں کی ہے لوگوں کو آرام پہنچائے لوگوں کی زندگی میں کچھ اسٹینڈرڈ میں فرق لائے اور ان کے لئے کچھ کریں ان کی کچھ خدمت کریں یا تو اللہ اہم نے چمن میں مارشل لاء بنایا ہوا ہے اور وہ لوگ پہنچکلی مارشل لاء کے اندر زندگی گزار رہے ہیں تو خدا کے لئے ہماری یہ رکھیست ہے کہ اس سلسلے میں کچھ کرے واپس اکے متعلق بھل کے سلسلے میں استیمیں تو ملی ہیں لیکن ابھی تک اس پر ہاتھ دھی گئی سے کام شروع نہیں ہوا ہے یہ بھی میں وضی کرتا چلوں کہ بلوچستان گورنمنٹ اس بات سے اگدی بھی ہے کہ یہ جو بھل کے نفع ہے بلوچستان میں ہمارے زمینداروں کے لئے یہ بہت زیادہ ہے اور یہ بات حقیقت بھی ہے کہ ہنگاب اسندھ اور بلوچستان کے نزخوں میں یہاں پہنچنے سو ڈسٹریکٹ سے نوب وبل کے ذریعے پانی کا لائے ہیں اور یہاں پہنچنے والیں ہارس پاور موڑ لگانی پڑتی ہے جبکہ ہنگاب میں وہ ہارس پاور سے چدرہ اور میں انہی پانی کا لائے ہیں تو یہ کاشٹ آف پروڈاکشن میں ہو فرق ہے اس کوہ نظر کھا جائے میں بلوچستان گورنمنٹ سے یہ درخواست کروں گا کہ یہ مسئلہ فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ اٹھائیں اور ہماری بھل کے نزخوں میں جو لکس ریٹس (Fix Rates) ہیں یا جو دوسرے ہیں اس معاملے میں مسئلہ گورنمنٹ کے ساتھ اٹھالائے۔ اب جناب عالی ایک بات یہاں آجائی ہے کہ ہم نے نان ڈیپولمنٹ میں بحث کرنی ہے اور وہاں پہنچنے والیں توٹ کرتا ہوں کہ سارے بلوچستان میں ہر جگہ جہاں ہمارے چھوٹے چھوٹے گاؤں اور چھوٹے چھوٹے ہزار ہیں وہاں پر امن و امان کے نام پر دشمن کی فورسز یہک وقت کام کرتی ہیں وہاں پر لیوینز بھی ہے اور وہاں پولیس بھی ہے مثلاً "سنجادی" ہے۔ با رکھان ہے یا اس قسم کے دوسرے ہمارے ہزار ہیں سارے ہزار کی لمبائی چوڑائی کوئی سو گز کے قرب ہے وہاں لیوینز فورس ہے اور وہاں پولیس فورس ہے اب اس کی کیا ضرورت ہے کہ بلوچستان گورنمنٹ اپنے آپ کو اس حد تک نہیں کر سکتی کہ ان دو فورسز کیا ضرورت ہے اگر آپ داقی بچت کرنا چاہتے ہیں یا آپ ان لوگوں کو بھرتی کرنے سے دھڑا دھڑ لیوینز والے اور پولیس والے اس سے تو امن و امان قائم نہیں ہوتا یہ میرے خیال میں جو ابھی تک آپ نے بھری کیے ہیں بلوچستان کے امن و امان کا پوزیشن آپ لوگوں کے سامنے ہیں یہاں حزب اختلاف میں بھی اور دوسروں میں بھی یہ بات اٹھائی ہے مثلاً "اویہ بھلی" میں یہ پوزیشن ہے کبھی میں وہ پوزیشن ہے سردار محمد ہارف حنی کے قتل کا واقعہ ہے ہمارے ہاں قلعہ عبد اللہ روڈ پر دن Right Under the nose of milition force دعاڑے۔ ہمارے ہاں اغوا، ڈیپین، قتل اور موڑوں کو اغوا کیا جاتا ہے آج تک کسی آدمی کو گرفتار نہیں کیا گیا اب یہ ہتا نہیں کہ ہیورو کسی ہے یا ہماری ایڈ مشریق کی نشانہ یہ ہے کہ یہ امن و امان اس طرح سے ہو امن و امان تو

نہیں ہے۔ جہاں امن و امان نہیں ہے تو پھر یہ پولیس اور یہ بی آر پی اور یہ للاں للاں فورسون کو اسٹریم لائے کریں۔ اس پر آپ اسمبلی کے ممبروں کو انکھا کریں اور اس کے لئے ایک صحیح پالیسی ہنا کیس کے لیے یورپ و اے کرتے ہیں اور یہ پولیس والے کیا کرتے ہیں اور جو ہے معنی محض فالتو پولیس اشیش ہیں ان کو دنیا کا کوئی کام کانج نہیں ہے یہ سینکلروں کی تعداد میں ہیں بلوچستان کے ہر چوتھے ہزار میں ایک پولیس اشیش ہے۔ پولیس والے دکانوں کی خلافت کرتے ہیں پولیس والوں کی خلافت یورپ والے کرتے ہیں۔ یہ عجیب فلسفہ ہے ہمارے سمجھ میں یہ بات نہیں آتی ہے کہ دکانوں کی خلافت تو پولیس والے کریں اور پولیس والوں کی خلافت یورپ والے کریں۔ یہاں تو ایڈ مشریع نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ میرے خیال میں اس پر سمجھی گی سے سوچنا چاہیے اور اس سلسلے میں اس بات کا کوئی حل لکھنا چاہیے اور میرے خیال میں اس سے ہم کو کروڑوں روپے کی بچت ہو جائے گی یہ جو آپ کو کسی محسوس کرتے ہیں۔ جناب عالیٰ یہ ایک اور بات یوروکسی کے متعلق یہ ہمارا بڑا اعلیٰ کلاس ہے بلوچستان میں میں خود بھی اس کلاس میں رہا ہوں۔ مجھے پتا ہے کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں امن و امان کے نام پر اور ایڈ مشریع میں جو قانون نافذ کرنا ہوتا ہے اور جو نہیں نافذ کرنا ہوتا ہے یہ ان کا بائیس ہاتھ کا کھیل ہے یوروکسی کے متعلق ایک بات اس بیان کے نوش میں لانا چاہتا ہوں جو میں محسوس کرتا ہوں امید ہے اس پر سمجھی گی سے غور ہو گا اور وہ یہ کہ بلوچستان کی اپنی توبی یوروکسی ہے۔ ہمارے اپنے بھی سی ایس پی ہیں ہمارے بڑے بڑے آفسرز ہیں۔ تجھہ کار ہیں بلوچ بھی ہیں پشتوں بھی ہیں ان کی بھوار ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہماری یوروکسی اعلیٰ کلاس کی جو یوروکسی ہے۔ ڈائریکٹ یعنی چیف سیکریٹری اور ڈاؤن وارڈ یوروکسی ہمارے بلوچستان میں کیوں نہیں کاونٹ کی جاتی ہے۔ کیا وجہ ہے میں یہ سمجھتا ہوں ڈاٹی طور پر ہماری یوروکسی بلوچستان کے باہر کے آدمی کی زیادہ بستر سمجھتے ہیں کیوں نہ ان کو موقع دیا جاتا کہ وہ یہاں کے چیف سیکریٹری بنتے۔ میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں موجودہ چیف سیکریٹری کے خلاف بات کر رہا ہوں وہ بہت انتہائی شریف آدمی ہیں اور شریف النفس انسان ہیں اس سے ہماری کوئی فکایت نہیں ہے قطعاً۔ مگر میں یہ کہتا ہوں کہ ہمارے بلوچستان کی یوروکسی کو یہ ڈاؤن کیوں کر رہے ہیں ان کو ڈاؤن کیوں رکھا جاتا ہے کیوں ان کی بات کو نہیں مانا جاتا ہے۔ خواہ وہ سی ایس پی ہیں پی سی ایس ہے یا اے سی ہیں۔ دوسرے ہیں ان کو کیوں موقع نہیں دیا جاتا ہے کہ وہ اپنے مکملوں کو چلا کیں۔ بلوچستان ایڈ مشریع کو چلا کیں۔ میں وزیر اعلیٰ صاحب سے یہ درخواست کروں گا کہ اس بات پر آپ سمجھی گی سے سوچیں۔ میرے خیال میں جو ہمارے لوگوں یوروکسی ہیں وہ ہر ٹھنگے میں دوسرے ٹھنگے میں کم اور جنل ایڈ مشریع میں۔ لا ایڈ

آرڈر میں اس کا اطلاق زیادہ ہو رہا ہے تو لا اینڈ آرڈر اور جنل ایئر فشٹریشن میں ہماری پیوروکسی کے ساتھ ہو زیادتیاں ہو رہی ہیں ان کو فوٹ کر لیا جائے اور اس سلسلے میں ایک ایسی معمولی پالیسی بنا لی جائے تاکہ ہمارے ہاں جو پیوروکسی ہیں جن کی حق تلقی ہو رہی ہے۔ ان کو اس قلم سے نجات دلائی جائے۔ جمال تک پیوروکسی کی قابلیت، ایپیلی کا تعلق ہے میں ایک چھوٹی سی مثال دوں میں نے اپنے جمن کے متعلق کے متعلق وزیر اعلیٰ صاحب سے وکایت کی کہ ہمارے پرانے ایم پی اے اور ایم این اے کے کچھ اسکیمات ہیں جو نامکمل پڑے ہوئے ہیں پس میں کے قریب پندرہ سے میں کے قریب اسکیمات ہیں اس میں رولز ہیلتھ سینٹرڈ پنسپریاں اسکولز ہیں پندرہ میں کے قریب ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے پی اینڈ ذی کو حکم دیا کہ بھائی یہ معلومات کرو اور اگر اس کے لیے تمہارے پیے کی ضرورت ہے تو ان اسکیمیں کو مکمل کر کے چلائے جائیں۔ پیوروکسی کی مثال میں میں یہ بات کہوں گا پی اینڈ ذی نے ذی سی پیشیں کو خط کھا کہ ایم پی اے یہ کہ رہا ہے کہ یہ اسکیمیں نامکمل ہیں۔ ان کو مکمل کرنے کے لیے کیا تدابیر کیں جائیں ذی سی نے بڑے جرات مندانہ انداز میں یہ لیٹری اینڈ ذی کو خط کھا کہ ہمارے کوئی بھی اسکیم نہیں ہے جو نامکمل پڑی ہو۔ اب اس اے ذی سی کے اپنے عملے کے پندرہ میرے پاس لست موجود پڑے ہوئے ہیں کہ پندرہ اسکیمیں ہیں اس میں رولز ہیلتھ سینٹرڈ جس پر لاکھوں روپے خرچ ہوئے ہیں اور اس وقت لوگ اس کو بہت اخلاق کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ اسکوں اور رولز ہیلتھ سینٹرڈ پنسپریزنسک ہیلتھ پونٹ اور یہ چیزیں اسکوں ہیں اور یہ پیوروکسی کی حالات ہے۔ اس پیوروکسی سے ہمیں کیا فائدہ ہو اس حد تک وہی نہیں لیتے ہیں۔ ان معاملات میں کہ ان چھوٹی چھوٹی پاؤں کو درست کیا جائے۔

جناب عالیٰ، بھل کے نفع کے سلسلے میں اس اسمبلی کے فلور پر زمین کی الامنت کے ہمارے میں بھی کچھ حضرات نے بات کی اس پر کافی تبصرے ہوئے کہ الامنت منسوخ کرنے چاہیں۔ میں نے ذاتی طور پر وزیر اعلیٰ صاحب کے نوش میں کہی ہماری بات لاقچ کا ہوں کہ کم از کم ہمارے پشوون علاقوں میں یہ اسمبلی یا ایئر فشٹریشن یا پیوروکسی اس بات کا تعین کرے کہ سارے پشوون علاقوں میں ہمارے علاقے میں گورنمنٹ لینڈ نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ کہ اس کو آپ الٹ کر سکیں۔ یہ وزیر اعلیٰ صاحب نے میرے ساتھ یہ ایکری نہیں کر رہے تھے شاید وہ یہ بات پسند بھی نہیں کرتے تھے مگر حقیقت یہ ہے یہ جو الٹ منٹ ہے کم سے کم سے گورنمنٹ پشوون علاقوں میں گورنمنٹ لینڈ یا گورنمنٹ پر اپنی نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ صرف وہ زمین حکومت کی ہے جو گورنمنٹ نے خریدی ہے یا حکومت نے اس کو ایک لارڈ کیا حاصل کیا ہے اس کے علاوہ اگر وادی ہے زمین بے کار ہے پہاڑ ہے جو کچھ بھی ہے یہ یہاں کے

کسی نہ کسی ٹانگ کی ملکیت ہے اور اس سلطے میں بجائے اس کے کہ ان بے چاروں کو ناقص مقدمات میں اور سرکاری مقدمات، ازامات، لٹیگیشن (Litigation) میں پھنسائے میرے خیال میں گورنمنٹ کو اس سلطے میں اپنے بنتے بھی الٹ منٹ وغیرہ ہیں وہ منسخ کر کے اس مسئلے کو نمائانا چاہیے یعنی کہ لئے پیش کے ضلع کے سلطے میں اتنا عرض کرتا ہوں میں نے بھی اسی میں بھی یہ ہات عرض کی تھی کہ ضلع بنانے کی جماں تک وبا چل پڑی ہے سمجھ میں نہیں آتا کہ ضلع بنانے سے مقصود کیا ہوتا ہے۔

ایڈ فشریشن کا حال تو یہ ہے کہ ایڈ فشریشن ضلع بنانے سے امپروو Improve نہیں ہوتی ہے نہ اس سے لوگوں کی کوئی خدمت ہوتی ہے کہ آپ ضلع بناتے جائیں اس پر آپ کا نام ذلیل ہجت بروعتاہی چلا جائے گا مگر لوگوں کا اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا بہر حال یہ پروگرام ہے کہ پیشین کو دو ضلعوں میں تقسیم کیا جائے تو ہم اس کو ابیک کہتے ہیں اور ہماری بھی یہ خواہش ہے کہ پیشین کو دو کی وجہے تین اضلاع آبادی کی بنیاد پر تقسیم کیا جائے تین نہیں بنتے ہیں تو دو میں تقسیم کر دیا جائے ضلع کے ہم قطعاً " مقابلت نہیں کرتے ہیں ہم اس کے حق میں ہیں کہ ضلع بنائے جائیں مگر یہ ہات واضح کرتا چلوں کہ ضلع ہمارے بلوچستان میں حقوق کی تقسیم کے لئے بنیاد کبھی نہیں بن سکتے۔ یہاں پر قوموں کے حقوق پر ڈاکٹر صاحب نے کافی وضاحت سے اس مسئلے پر گفتگو کی ہے میں اس کی تفصیل میں مزید نہیں جانا چاہتا ہوں صرف اتنا عرض کروں گا کہ ضلع بنانے سے حقوق نہیں ملتے ہیں خواہ آپ ادھر وونا کہیں اور سچہ نہیں یا ادھر چہ نہیں۔ اور ہمارہ نہیں۔ ضلع بنانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔

بات دراصل یہ ہے کہ بلوچستان کی آبادی Established اسٹبلیش ہوئی چاہیں اور آبادی کیسے اسٹبلیش ہو یہ کام یہاں کی صوبائی حکومت اور مرکز کے سوچنے کا ہے کہ اس کا تدارک کیسے ہو، ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ ہم برادرانہ تعلق قائم رکھنا چاہتے ہیں اور بھائیوں کی طرح اس ملک اس صوبے میں رہنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے لازمی ہے ڈاکٹر صاحب نے اس مسئلے پر بڑی تفصیل سے بات کی ہے کہ ایک دوسرے کے حقوق کو تسلیم کر لیں گے صدیوں سے پتوں اپنے علاقے پر رہ رہے ہیں بلوچ اپنے علاقے میں رہ رہے ہیں ایک دوسرے کے علاقے پر کوئی دعویٰ نہیں ہے کوئی قصہ بھی نہیں ہے پھر یہ جگہ اسکی بات کا ہے جس کے لئے صحیح فورم ذریں ہوا ہے ہمارے جملی صاحب اس پر کام کر رہے ہیں۔ اس کے لئے صحیح فورم ذریں ہو۔ حقوق کا تعین ہو، تو انشاء اللہ ہم اس صوبے میں بھائیوں کی طرح رہ سکتے ہیں۔ ڈیل شینڈ روڈ کی جانب عالی میں نے بات کی تھی اس سلطے میں ہماری زندگی کے ہر شے میں جماں تک ہمارے مذہب میں ہمارے اسلام میں بھی ڈیل اسٹینڈ روڈ

کی بات ہے۔

کچھ ہائیں ایسی ہیں جو ہمارے چمن کے علاقے میں دور رہ اڑات کے حامل ہیں اس کا تعلق خارجہ پالیسی سے ہے ویسے تو ہم بھی جانتے ہیں کہ ہمارے خارجہ پالیسی اس ایوان میں دسکس نہیں ہو سکتی ہے مگر بعض ایسے معاملات میں جس کا ہم سے براہ راست تعلق ہے جیسے کہ میں نے ابھی عرض کیا کہ آئی ایسی آئی اے لیشیاء فور سزا اور اس حتم کے دیگر فور سزا ہمارے چمن میں متعین ہیں وہاں چونکہ افغانستان کے مجاہد کافی تعداد میں رہ رہے ہیں تو ان کا وہاں رہ جانا لے آتا ہو تو اور بات ہے کہ جماں تک جماد کی بات ہے ابھی میں کیا کہوں یہ بات شاید ایوان کو اچھی نہیں لگے گی کہ جب افغانستان میں جماد کا وقت آتا ہے تو چمن میں اور طور خم میں لوگوں کو تو آپ دھکے دے کر سمجھتے ہیں یہ تو ہم دیکھے ہیں ہمارے سامنے سب کچھ ہو رہا ہے کئی سالوں سے ہو رہا ہے، ان کو دھکے دے کر سمجھتے ہیں نہ جاؤ افغانستان میں جماد ہے اور جب کشمیر میں جماد کی بات آئی ہے تو وہاں پر آپ ان کو کال ڈاؤن کرتے ہیں۔ گولی چلاتے ہیں اور ان کو جماد کے لئے نہیں چھوڑتے ہیں۔

گولی چلاتے ہیں۔ تضاد یہ ہے ہماری خارجہ پالیسی کے جو تضادات ہو رہے ہیں تو اس سلسلے میں بلکہ ہمارے بعض سوکالث علماء صاحبان، ہم کو کافر اس لئے سمجھتے ہیں اس لئے ہم پر کفر کے نتوء گائے جاتے ہیں جیں بولاک جو پارڈر ہے افغانستان کا ہے وہاں سے مسجد کی شہتیروں کو اکھاڑا کھاڑ کر لا کر اس میں تو ہم نے اس کا ساتھ نہیں دیا۔

جیسا کہ میں نے عرض کیا اس سلسلے میں بلکہ ہمارے بعض نام نہاد علماء صاحبان ہمیں اس لئے کافر سمجھتے ہیں کہ چمن پارڈر پر جو بلد ک ڈاؤن کی مسجدوں کے شہتیروں کو اکھاڑ کر چمن بازار میں فروخت کرتے ہیں لیکن ہم ایسا نہیں کرتے بلکہ آج کل جیسے ہو رہا ہے کہ تقدیم ائمپریٹ کے میں ڈالر ز کے میزانہ ملک کو لا کر اسکے کے طور پر یہاں پاکستان میں پھیس، ہم ایسا نہیں کرتے شاید ہمارا یہی عمل کفر والا ہے یہ آپ ہی کر رہے ہیں۔ مگر ہمارے پارڈر پر جو تضادات ہو رہے ہیں جماں تک جسموریت کا تعلق ہے یہاں نہیں تضادات ہیں ہمارے معاشرے میں بد قسمی سے ہماری دینی پارٹیاں بھی یعنی فضل الرحمن صاحب، نورانی صاحب، مولانا عبدالستار نیازی صاحب، قاضی حسین احمد اور یہ سب حضرات کہتے ہیں پاکستان میں شریعت نہیں ہے وہ کہتے ہیں سارے پاکستان میں شرعی نظام نہیں ہے اور ہم پاکستان میں شرعی نظام لانا چاہتے ہیں پاکستان میں تو شریعت کے لئے تو جماد نہیں ہوتا مگر افغانستان میں وہ کہتے ہیں کہ شریعت لا کیں یہ تضاد ہے یہ ڈبل اسٹینڈرڈ ہے ان کی خارجہ پالیسی کا اور اندر وطنی پالیسی کا، لہذا

جمهورت کا تو یہ حال ہے کہ صوبہ سرحد کے گورنر امیر گلستان نے آٹھ قبائل کے سربراہوں کو بلا کر کما آپ اسلام آباد میں نواز شریف سے کہوں ملتے تھے تو یہ جمہورت کی زبان ہے لیکن ہم اگر اپنے علاقوں میں چین میں اپنے جمہوری حقوق چاہتے ہیں۔

اُسی ایسی آئی اے اور ملیٹیشیا کی کارروائیوں کا سامنا ہے میں وزیر اعلیٰ صاحب سے گزارش کروں گا کہ آپ اس معاملہ کو اہمیت دیں اس معاملہ پر سوچیں بلکہ میں کہتا ہوں سارے ممبران اسیبلی بھی اس پر سوچیں۔ میرے خیال میں ملیٹیشیاء والوں کے ہمارے میں اور وہ سرے علاقوں کو بھی فکایت ہے بہر حال میں اپنے علاقوں گلستان کی تحریک میں نہیں جانا چاہتا ہوں وہاں اگر ایک فائز ہوتا ہے تو ہمارے گاؤں پر ملیٹیشیاء والے چڑھ دوڑتے ہیں۔ اس طلاقے اور اس گاؤں کے رہنے والوں کو پکڑ کر لے جاتے ہیں اس طرح کے کمی و اقطاعات ہوئے۔ اصل ملزم گرفتار نہیں کئے جاتے تو یہ لا ایڈ آرڈر کی پوزیشن ہے اس لاء ایڈ آرڈر پر اپنے بجٹ میں کیوں اتنا پھر رکھا ہے اس لئے میں وہاڑہ وزیر اعلیٰ صاحب کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ یہ جو آپ نظم و نسق عمومی پر آپ اتحادی نوے کروڑ اور یہ صرف پولیس ایڈ مفسریشن پر خرچ کر رہے ہیں یہ تو سید حاسدا وہ پے کامیاب ہے اس سے ہم کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا ہے۔ جتاب والا۔ میں معروضات آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں اب آخر میں راہنگ کے ہمارے میں وزیر اعلیٰ صاحب سے گزارش کروں گا کہ اگر آپ وہاں چین میں ذی راہنگ کر دیں تو اچھا ہے، ایک طرف تو وہاں پر سوسوڑک روزانہ باہر جاتے ہیں ان کو کچھ بھی نہیں کہا جاتا میں گزارش کروں گا کہ وہاں باقاعدہ راہنگ کا انتظام کریں لوگ وہاں بھوک سے مر رہے ہیں میرے پاس روزانہ سینکڑوں لوگ آتے ہیں کہ گورنمنٹ کی طرف سے ہمارے لئے راہنگ کا کوئی انتظام نہیں ہے جتاب اسیکلر کمال تو یہ ہے کہ راہنگ کا فیصلہ بھی ہوم سکریٹری کرتا ہے بھائی ہوم سکریٹری کا اس میں کیا کام ہے یہ ہماری نظم و نسق اور ایڈ مفسریشن کی مالت ہے راہنگ سے ہوم سکریٹری اور ذی سی کا کیا تعلق ہے مگر میں کہتا ہوں اس میں ان کا اپنا انتظام Interest و سیاستی انتہا Ulterior Motives فرمائیں آپ صراحتی فرمائیں۔

ہمارے لئے چین میں راہنگ کا انتظام کریں۔

جباب اسیکلر میں ترقیا "اپنے تمام پوائنٹس کافی حد تک Cover کر جا ہوں اپنے صبر سے میری باتیں سنیں اور مجھے یہ امید ہے کہ میری یہ باتیں صرف میں سنائی حد تک نہیں رہیں گی جن کا میں نے یہاں ذکر کیا ہے میں وزیر اعلیٰ صاحب اور تمام اراکین اسیبلی کا شکریہ ادا کرتا ہوں اس کے ساتھ ہی میں ساری اسیبلی خواہ اپوزیشن

کے ارائیں ہوں یا زیریں روی پہنچو کے ارائیں ہوں سارے مل کر ایک نیم کی حیثیت سے ہماری مذکوریں۔ ٹکریہ جناب اسٹیکر ٹکریہ نواب محمد اکبر خان بھنی صاحب

نواب محمد اکبر خان بھنی مسٹر اسٹیکر مجھے آپ کو اپنی اسٹیکر کی وردی میں دیکھ کر خوشی ہوئی ہے اس سے پہلے جو ہمارے اسٹیکر صاحبان اپنے سادے سے کپڑوں میں اسٹیکر کی کرسی پر پہنچا ایڈ کرتے تھے اسٹیکر کو نہطلی ڈریسڈ(Neatly Dressed) ہوتا ہا ہے۔ جیسے آپ ہیں مگر معلوم یہ ہوتا ہے کہ اسیلی سکریٹریٹ کے بجٹ کو کٹھی گئی ہے لارہ بھی ہاتھ بجٹ کی طرح ضائع ہو رہا ہے یہ بھی شامد اسی طرح ضائع ہو رہا ہے کیونکہ آپ دیکھیں ڈینہ ہی سال سے پہلے اسیلی کے جو طازی میں تھے خاص طور وہ اپنی وردی میں ہوتے تھے اندر بیا ہا ہر لیکن آپ میں دیکھ رہا ہوں کہ ان کی کوئی وردی نہیں ہے شاید ان کو وردی میں کی جا رہی ہے یا پھر کی کی ہے اب کا مجھے علم نہیں البتہ میں صرف یہ پوچھت آؤٹ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ہمارے بلوچستان کا مجلسیہ (Legislature) ہے یہاں ہا ہر سے لوگ آتے ہیں یہاں بیٹھتے ہیں اور سختے ہیں دیکھتے ہیں کہ ہمارے دروازوں پر سکریٹریٹ کا عملہ شارٹی ڈریسڈ(Shortly Dressed) ہے یعنی ہاں جب وہ دیکھیں گے ان کا اچھا ڈریسڈ نہیں ہے تو ان پر اچھا اثر نہیں پڑے گا۔ آپ برآہ کرم اس طرف توجہ دیں اور اپنے ماتحت اشاف کو وردیاں میا کریں گا کہ وہ نہطلی ڈریسڈ(Neatly Dressed) ہوں اور ہا ہر سے آنے والوں پر اچھا اثر پڑے۔ مسٹر اسٹیکر۔ ایک ایسے وقت میں جب حالات اس حد تک۔ جناب والا! ہم جران ہیں کہ ان موضوعات پر اپنے خیالات کا کچھ اظہار کریں یا نہ کریں اگر کچھ بولیں بھی تو کیا اور یہ بھی کہ ہمارے بولنے سے کوئی فائدہ بھی ہو گا کہ نہیں چونکہ حکمرانوں کے لیے اب حقیقت حال کا اظہار یا اکٹھاف سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ حاکم لوگ اب اتنے ذھینت ہو چکے ہیں کہ اب ان پر ایسی ہاتوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے وہ اب ایسی ہاتوں سے اپنے آپ کو میرا اور آزاد بھگتے ہیں وہ اپنے دیکھ معاملات اور مشاغل میں اس قدر مصروف ہیں کہ انہیں لوگوں کی جانب وصیان زینے کی فرصت نہیں۔ ہر ایک یہاں اپنی خوش حالی میں مصروف ہے اور ہونا بھی ہا ہی ہے بلکہ ان کی خوش حالی لوگوں کی بدحالی پر ہی مبنی کیوں نہ ہو۔ کوئی اسلام کے نام پر اپنی حالت سنوار رہا ہے تو کوئی قوم پرستی کو کیش کر رہا ہے تو کوئی نظریہ پاکستان کے نام پر اپنے مالیات کو مٹھکم کر رہا ہے تو کوئی عوامیت کے نام پر خاص بننے کے چکر میں ہے وہ اپنے ان معاملات۔ حال میں اس قدر مست اور مددوш ہیں کہ انہیں نہ تو لوگوں کی فلکتہ حالی سے کوئی غرض ہے اور نہ اس سے کوئی مطلب کہ یہاں بعلی اور دال کی کس قدر قلت ہے۔ انہوں نے صوبے کے تمام وسائل اپنی ذات کے لیے حلال کر دیے ہیں

اپنی نہ تو حومہ کے احساسات تکالیف اور مصائب کی پرواہ نہیں اس لئے کہ اب وہ یہ تو سمجھتے ہیں کہ ایسکی نہائیں کر کے ہم ان کا اور حومہ کا وقت خلائق کر رہے ہیں۔ جیسا کہ اب بھی اس ایوان میں کچھ وزیر صاحبان حال میں ہو گئے ہیں وہ جانتے ہیں کہ ہم ان کے وقت کو خلائق کر رہے ہیں یہ زندہ مثال ہے چونکہ وہ لوگ ہر حال میں وہی کچھ کریں گے جو ان کا دل چاہے گا۔ جو ان کے ذاتی اور گروہی مفادات، اغراض و مقاصد کا تقاضا ہو گا وہ اپنے اغراض اور خواہشات کے اسیں اور ان کے لئے وقف ہو کر رہ گئے ہیں ہم چونکہ ان حالات میں بھی اپنے آپ کو اپنے حومہ کو نمازخانہ کی حیثیت سے حومہ کے ساتھ رکھتے ہیں اس حوالے سے اپنے ضمیر کی آواز پر اور اس کے طبقیان کی خاطر آپ سب کا تھوڑا سا وقت خلائق کریں گے در حقیقت ہم اپنا وہ فرض ادا کر رہے ہیں جو ہماری تاریخ ہمارے لئے اور ہمارے لوگوں کا ہم پر فرض ہے ایسا کرنے سے چاہے کوئی اثر پڑے یا نہ پڑے۔ ہر حال ہمارا بوجہ تو کس قدر بہلا ہو گا۔ ہم اپنے حومہ کے تمام مسائل کو پڑھنے کے باوجود تمام پڑھتے ہوئے مذکولات میں اپنی حومی نمائندگی کا فرضیہ ہر حال ادا کرتے رہیں گے۔

اس سال کا صوبائی بجٹ صرف اعداد شمار کی ہازی گری ہے حومہ کو اس بجٹ کے ذریعہ جو خوش نہایات و کھائے رکھنے ہیں۔ حقیقت حال اس کے بر عکس ہے بجٹ علاقہ کی للاح اور اس کی ترقی کی خاطر ہوتا ہے حکومت کی جانب سے وسائل کی تقسیم اور ان کے صحیح استعمال کے بارے میں ایک لائچہ عمل سمجھا جاتا ہے لیکن موجودہ صوبائی حکومت نے گزشتہ مرصد کے دوران اپنے سیاہ کارناموں بد عنوانیوں، رشوت ستائیوں اور اقراب پروریوں کے باعث حومہ کو یوں کرتے ہوئے اپنے آپ کو نہایات ہاہت کر دیا ہے۔

اس بجٹ کا جائزہ لیتے ہوئے بینی طور پر حکومت کی کارکردگی کو بھی زیر بجٹ لایا جاتا ہے اس حوالے سے حکومت کی کارستائیں کو اگر بغور دیکھا جائے تو یہ حکومت اپنے محکملی کا جواز کھو بیٹھی ہے بجٹ کے توسط سے حومہ کے اندر خوش حالی اور آسودگی کے حالات پیدا کیے جاتے ہیں حومہ کو انصاف امن و سکون اور جیتن بنیشنے کی راہ ہموار کیے جاتے ہیں ہے روزگاری کا خاتمہ اور تعلیم و فیروز کے فروع کے منسوبہ تیار کیے جاتے ہیں مگر اس حکومت کا چونکہ حومہ کی ضروریات اور مذکولات سے دور کا بھی واسطہ نہیں اس لئے اس کو نہ صرف حومہ کے مسائل کا احساس ہے بلکہ اس کے مصائب اور تکالیف میں اضافہ کرنے اپنیں اس میں جلا کرنے کا بھی ذمے دار ہے جب سے یہ حکومت پر مراقبتار آئی ہے تو اس نے صوبے کے حومہ کو ہم متصادم کرنے کے کئی منسوبہ شروع کر دیے ہیں۔ اس لئے اس کو نہ صرف حومہ کے مسائل کا احساس ہی نہیں بلکہ حومہ کو مصائب و تکالیف

میں جلا کرنے کا ذمہ دار ہے جب سے یہ حکومت بر اقتدار آئی ہے اس نے بلوچستان کے عوام کو باہم متصادم کرنے کی کمی ساز شیں شروع کر دی ہیں جس کے نتیجے میں اب تک صوبہ کے اندر پیسوں جانیں حکومت کی سفارکانہ پالیسیوں کی بھینٹ چڑھ چکی ہیں اور صوبہ کے اندر نفرت کی وہ آگ لگادی گئی ہے جس کو بھانا اب مشکل ہے۔ صوبہ میں بلوچ پشتوں تصادم کی بات ہو یا گلستان میں قبائلی جھٹکوں کو ہوادینے کا مسئلہ ہو یا آواران اور بولان میں کمی سرواروں کے قتل کا سلسلہ ہمگئی علاقے میں امن و امان کا مسئلہ پیدا کرنے کی بات ہو یا نصیر آباد میں انقلاب رنجشوں کو قبائلی مشکل دینے کی سازش وغیرہ ہوں ہر معاملہ میں حکومت امن کی بجائے لوگوں کی قتل و غارت گرفی میں ملوث رہی ہے۔ عوام اس حکومت کی موجودگی میں اپنی جان و مال اور حرمت و آبرو کی تحفظ کے ہارے میں پریشان اور نالاں ہیں۔ حکومت کی سرسری میں ہر تالوں میں پہیے جام، بائیکاٹ اور بھوک ہر تالوں کی سیاست کے باعث عوام کی زندگی اچھی ہے ان کی معاشری حالت تجارت اور دہاتوں میں شہروں میں چوری اور دلکشی کی وارداتیں عروج پر ہنچ چکی ہیں کاروبار تجاه ہو چکے ہیں، سڑکوں اور شاہراہوں پر سفر کرنا لاکوؤں کی راجح و حائیوں کے باعث اشتائی غیر حکموطاً ہو چکی ہے۔ جو حکومت عوام کو امن نہ دے سکتی ہو اس کو بحث کے نام پر عوام کی وسائل کو لوٹنے کا حق نہیں دیا جاسکتا ہے یہ حکومت جب سے اقتدار میں آئی ہے ہمارا عوام کے مستقبل کے دارثوں اور امیروں کے مرکز طلباء کو بھی تعلیم کے حصول سے محروم رکھا گیا ہے، ہر تالوں اور بائیکاٹ اور کافروں کے باعث تعلیمی ادارے مسلسل کمی میں ہو چکے ہیں جس کے نتیجے میں صوبے کے عوام کے بچوں کا جہاں مستقبل تجاه ہوا ہے وہاں تعلیمی معیار اور تعلیم کے حصول میں مشکلات پیدا ہو گئی ہیں۔ اس حوالے سے بھی حکومت اپنی تالی پر محشر ہے۔ صوبے میں ترقی کے لیے چوڑے کلفڈی منصوبوں کے علاوہ حکومت اور اس کے وزراء کے جھوٹے وحدوں سے بھی عوام کے کان اب پک چکے ہیں۔ کیونکہ بلوچستان کے عوام اچھی طرح جان چکے ہیں کہ موجودہ دور حکومت میں صوبے کی ترقی کے لیے اور عوام کی خوش حالی کی بجائے وزراء اور ان کے عزیز واقرها کی حالت بے پایاں خوش حالی اور مالی برتری میں بست نیا رہ اضافہ ہو چکا ہے جس سے عوام کو اپنے حقوق سے محروم رکھنے کا احساس پیدا ہوا ہے اس حکومت نے عوام کے مسائل کو لوٹ کھوٹ کو جس طریقے سے بد عنوانی اور چوری کا شہوت دیا ہے اس کی گواہی خودوفاقی وزیر خزانہ نے اپنی بحث تقریر کے دوران دی ہے کہ بلوچستان ان میں وسائل کا صحیح استعمال نہیں ہوتا صوبہ کی ترقی سے اس حکومت کا بخوبی دلچسپی کا اندازہ سابقہ اور حالیہ بحث سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس بحث کے گیارہ ارب روپے سے زائد کی مالیت میں سے صوبے کے ترقی پر صرف سائزے تین

اپر بڈپے کی فائٹر قم رکھ کر حومہ کے ساتھ مذاق کیا گیا ہے و زیر اعلیٰ نے اقتدار میں آئے کے پسلے روزہی اسپنہ اعلان میں فرمایا تھا کہ کوئی کیلیغور نیا بنادیا جائے گا۔ جی..... بلوچستان کو کوئی بھی اس کا حصہ ہے ہمارا دارالخلافہ ہے تو نیا وہ توجہ کوئے پر ہوتی ہے یہ تو اچھی بات ہے کہ سارے بلوچستان کو کیلیغور نیا بنائے ہم تو کوئی تک ہی محدود کر رہے تھے۔ میں حال ہی میں کیلیغور نیا سے ہو کر آیا ہوں اور ادھر کا ادھر سے یعنی کوئی سے کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا وہ قریب جنت کے نزدیک جیسا کہ ہمارے علماء صاحبان جنت کا وہ مثال دیتے ہیں کہ وہاں آپ جائیں وہی بات یاد آتا ہے تو یہ جنت کے وہی اڑات ہیں جو تائے جاتے ہیں۔ کے نزدیک اور ادھر کے لوگوں کو اچھی طرح معلوم ہے کہ کوئی یا باقی بلوچستان کیلیغور نیا کی کس طرح سربراہ شاداب کرنے کی بجائے حکومت نے لوٹ کھوٹ کی وجہ سے کوئی کو کھنڈرات میں تبدیل کر دیا ہے اور سیاسی طور پر جنم بنا دیا گیا ہے، بنا دیا جا رہا ہے اور اسی وجہ ہمارے محرز وزیر اعلیٰ میر تاج محمد جمالی نے یہ بھی اعلان کیا تھا کہ بلوچستان کے لئے پہاڑوں کو مصنوعی بارش کے ذریعے سربراہ بنا دیا جائے گا حکومت نے یہ دعویٰ پورا کیا کہ اس حکومت نے بارش کی بر سات کرانے کی بجائے گولیوں کی بر سات کرو اکر پہاڑوں کو سربراہ کرنے کی بجائے خون سے ترک کے سخ کر دیا ہے یوں اس حوالے سے یقیناً "حکومت اپنی ٹپاک اور غلیظ منصوبوں میں کامیابی سے آگے بڑھ رہی ہے۔ میں مخدودت چاہتا ہوں کبھی کبھی کوئی سخت الفاظ آجاتے ہیں، کبھی ڈھیلا بھی ہے کبھی آپ حقیقت بھی برداشت کیا کریں حقیقت تلخ ہوتی ہے۔ ہاں اپنی غلیظ منصوبوں میں کامیابی سے آگے بڑھ رہی ہے۔ بلوچستان پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہونے کے ناطہ اور قدرتی وسائل کے ذخائر کی توسط سے وفاقی آمنی کو برعائدے کا ایک بست بڑا ذریعہ ہے۔ یعنی ہمارے بلوچستان کی آمنی مرکزی بحث کو کندھا دے رہا ہے اتنے سالوں سے یہاں لوگوں کے حالات بد سے بد تر ہوتے جا رہے ہیں اور ہمارے رہسوور سرز (Resources) سے مرکز کا جو بحث ہے وہ بیلنس (Balance) ہو تا جا رہا ہے اور وہاں اپنے وہ فرق کر رہے ہیں جمل جہاں بھی۔ تو وہ فائدے میں رہے ہمارے اپنے دولت کی وجہ سے اور ہم خارے میں رہ رہے ہیں یہ ایک بست بڑا ذریعہ ہے مگر قیام پاکستان سے چھوٹے وفاقی اکائیوں کے ساتھ جو غیر مساویانہ سلوک روک رکھا جاتا رہا ہے اس رویہ کے خلاف حومہ نے جدو جدد کی اور خاص طور پر سابقہ دور میں ہماری حکومت نے مرکز کو آئین کی حدود میں رہتے ہوئے صوبائی خود مختاری کے حوالے سے کئی معاملات میں اپنے مطالبات پوری قوت کے ساتھ بیش کیے اگرچہ ہماری خواہشات کے مطابق ہمیں وہ وسائل نہیں دیے گئے۔ اگرچہ ہمیشہ ہماری خواہشات کے مطابق ہمیں وہ وسائل نہیں دیے گئے لیکن عوام اس بات کی گواہ ہے کہ جس شدت کے ساتھ ہم نے مرکز

سے احتجاج کرتے ہوئے صوبے کے حکومت کے مطابق ان کے حقوق کا جو تحفظ کا فریضہ الجماد دے کر اصولی طور پر کئی معاملات کو مرکز سے تسلیم کرایا اور اس حقیقت کو موجودہ بر سر القدر پارٹی میں نہایت طاقتی کیا ہے تھا۔ اپنے کی حکومت کے اعلیٰ نمائندوں نے ہمارے ساتھ ایک معاہدہ کر کے تسلیم کیا۔ یہ گھپلائیک ہماری ایجاد نہیں آپ کے لوگوں کا اپنا ایجاد ہے اور وہ اس پر فخر صورت کرتے ہیں مگر موجودہ صوبائی حکومت صوبے کی طے شدہ وسائل اور حقوق کو حاصل کرنے میں ناکام رہی ہے۔ سوئی گیس کی سرچارج پر کٹوتی پر احتجاج نہ کر کے اور آبادی کے ناتاسب سے ۲۴ ہی میل رو زگار کے آسامی کے لیے ملازمتوں کو حاصل کرنے میں ناکامی اس حکومت کے لیے باعثِ ندادست ہے اور اس پر اپنی نااللہ کو تسلیم کرتے ہوئے رضا کارانہ طور پر مشتملی ہونا چاہیے۔ یہ سیریس (Serious) میوری ہیں استغفاری کا۔ وفاقی حکومت کی جانب سے صوبائی حکومت کو نااللہ اور کمزور سمجھ کر صوبے اور اس کے حکومت کے حقوق پر غاصبانہ بغضہ کیا جا رہا ہے۔ جس سے صوبائی خودختاری کا آئینی اختیار منسوخ ہو چکا ہے۔ حتیٰ کہ صوبائی حکومت میں شامل جمیعت علماء السلام کے سربراہ مولانا محمد خان شیرازی نے خود اعتراف کیا ہے کہ کوئی نہیں میں پہلی کارپوریشن کے بلدیاتی انتخابات کو مرکز کی ہدایت پر ملتی کیا گیا ہے یعنی جو حکومت اپنے صوبے میں بلدیاتی انتخابات کرانے یا نہ کرانے کا اختیار نہ رکھتا ہو اور اس میں وفاق کی جانب ہے مداخلت کو روکنے کی صلاحیت نہ ہو۔ تو وہ حکومت کے حقوق کا کیا دفاع کر سکے گا جمیعت کے اندر جمیعت اور ایوں کا بڑا تقدیس ہوتا ہے اور ان کے فیصلوں کو بھیش فویت اور ترجیح دی جاتی ہے۔ کیونکہ موجودہ حکومت نہ جمیعت ہے اور نہ ہی آئینی تقاضوں سے واقف اس لیے یہ حکومت رشتہ بد عنوانی، اقرار پوری کے ذریعے اپنے ذاتی مفادات اور دولت میں اضافے پر نظر رکھی ہے۔ انسیں اسیلی کے فیصلوں پر عمل در آمد کے لیے نہ تو فرست ہے نہ ہی ضورت۔ اسیلی کی رویکارڈ گواہ ہے۔ کہ پندرہ سے ۱۸ امارج کے گزشتہ اجلاس کے دوران معزز ارکین اسیلی کے اتفاق رائے سے چیف منشی صاحب کی جانب سے الٹ کی گئی تمام زمینوں کی مخصوصی کا اعلان کیا تھا۔ جس کی روشنی میں حکومت کی ذمے داری بنتی تھی کہ وہ ایک نو تبلیغاتی کے ذریعے تمام الاممتوں کو منسون کر دیتے گرچہ نہیں حکومت لینڈ اسکیڈل میں ملوث ہے اس لیے پوری دیدہ ولیٰ کے ساتھ اسیلی کے فیصلوں کو نظر انداز کر رہی ہے۔ اس طرح اسی اجلاس میں صوبے کے مخصوص حالات کے پیش نظر صوبے میں بلدیاتی انتخابات موخر کرنے کا بھی فیصلہ کیا تھے کہ اسیلی کے روشنی کی رائے میں امن و امان کی بحالی کے بعد مناسب موقع پر یہ انتخابات کرائیں گی۔ اس نتیجے کے بر عکس چند دن بعد بلدیاتی انتخابات کے شیڈوں کا اعلان کر کے اسیلی کے فیصلے کا احترام نہیں

کیا۔ جس کے نتیجے میں صوبے میں امن و امان کی حالات خراب ہوئی اس کے ذمے دار صوبائی حکومت اور اس کے وزراء ہیں۔ جنوں نے اپنے آمرانہ نیکوں کو محمل جامہ پہنانے کے لیے دھاندی اور طاقت کا ہے دریغ استعمال کیا۔ نصیر آباد کے اندر بیکاروں امیدوار جو ہم سے تعلق رکھتے ہیں یعنی جنہیں کہتے ہیں حق پرست۔ ان کے کاغذات بلا جواز مسترد کر دیے گئے اور جب وہ ایکوں پر گئیں اور چند ایک کے کاغذات بحال ہوئے جب وہ انتحالی نشان لینے گئے تو انہیں کہا گیا کہ تم نے تو اپنے کاغذات واپس لے لے رکارڈ میں آپ کا انکوٹھے کے نشان ہمارے ساتھ موجود ہے تو اس طرح کے حرہ استعمال کیے گئیں۔ ایکشن کے روز بیانی قوت کے مل بوتے ہر بیٹ بکس کے تقدیس کو پامال کیا گیا۔ صوبے کے کئی اضلاع میں انتخابات ملتوی کرنے پڑے۔ نصیر آباد میں میر فضل اللہ خان جمالی سابقہ چیف منشی رفتروں میں خود بینہ کرہاری اطلاعات یہ ہیں کہ وہ ذپی کمشز کو حکم دیتا تھا کہ اس کو قبول کرو اور اس کو فارغ کرو۔ جب کاغذات کا یہ حال ہوا اور بدیاتی ایکشن اس طرح سے ہو جھوٹ کا کیا حال ہو گا۔ جمالی صاحب جب چیف منشی منتخب ہوئے پہلے وہ انہوں نے اپنی تقریر میں پر لیں کے سامنے اور کرہنکو (Caretaker) گورنمنٹ پر الزام لگایا کہ بلوچستان میں بڑی وسیع میانے پر دھاندی ہوئی ہے اور کئی آفیسروں کو عارضی طور پر ایک طرف کیا۔ بعد میں وہ بھی بحال ہو گئے۔ بہر حال ان پرست بڑا الزام تھا۔ حالانکہ ہم نے کہا کہ اگر واقعی دھاندی کرتے تو پھر حکومت بھی ہماری ہوتی۔ ہماری دھاندی نہ کرنے کا ثبوت ہے کہ آپ کی حکومت ہے ہماری نہیں۔ تو یہاں وہ خود اس بدیاتی ایکشن میں دھاندی کرنے میں طوٹ رہے۔ ان کی حکومت ان کی کارندے اور آفیسر اس کے بر عکس ہم نے اس بیل کے فیصلے کے روشنی میں انتخابات سے قبل ہی حالات کا اعتراف کرتے ہوئے انتہا کیا تھا کہ صوبے کے حالات کو انتہائی وحیجه بنا دیا گیا ہے۔ صوبے کے اندر قتل و غارت خون ریبوی کے خطرے کے پیش نظر بدیاتی ایکشن کو نہیں کر دیا جائے۔ آپ میں بجٹ میں کچھ ملکہ میں رکھی ہوئے رقومات کے پارے میں کوئی گا۔ اپنے کمر صاحب میں معافی چاہتا ہوں میرا گلہ کچھ خراب ہے۔ امن و امان پر قرار رکھنا ہر مذہب حکومت کا بیباوری اور آئینی فرضیہ ہے کیونکہ امن و امان کی خراب صورت حال کی وجہ سے صوبے کے سیاسی افرا تفری معاشی اثاثات مرتب ہوئے ہیں بلکہ اس کا اہم ترین پسلویہ ہے۔ جس کا میں ذکر کروں گا۔ وہ یہ ہے۔ کہ امن و امان کی خراب صورت حال صوبے کی انتصادی زندگی پر کیا اثاثات برآ راست پڑتے ہیں جو کہ حسب ذیل حقائق سے واضح ہوں گے جس کا ذکر موجودہ بجٹ میں موجود ہے۔ ۱۹۹۱ء میں امن و امان کے خاطر انتظامی اداروں کے لیے بجٹ میں ۷۵ کروڑ روپے رکھے گئے تھے۔ جبکہ روایائزڈ اسٹیمیٹ (Estimate)

(Revised) میں اس کو بڑھا کر ۲۶ کروڑ روپے خرچ کیے گئے۔ یعنی دس کروڑ روپے کا یہ اضافہ صوبائی حکومت کی تائیں کا ثبوت ہے جبکہ اس سال یعنی ۱۹۹۷ء کے لئے بجٹ کا تخمینہ اس میں ۲۳ کروڑ روپے رکھا گیا۔ یعنی“ پچھلے سال کے روایائز Revise سے بھی سات کروڑ زیاد ہے۔ جبکہ امن و امان کی موجودہ بدتر صورت حال سے یہ بات واضح ہے کہ اس سال کے روایائز بجٹ میں رقم مزید بڑھے گی اب اتنی بھاری رقم جب آپ لاءِ ایڈ آرڈر پر خرچ کر رہے ہیں اور جب آپ کے پاس فورمز کا یہ حال ہے کہ ایف ۳۲ ہزار فرد ہے پولیس جہاں تک تک یاد ہے ۲۰ ہزار ہے یا اس سے بھی زیاد ہوں گے اور ۱۸ یا ۲۰ ہزار کے قریب یویز ہیں تو یہ نوٹل ۵۵ یا ۸۰ ہزار کے گل بھگ نفری ہے یہ تمام مل ملا کے ایف ۳۱ کی تجوہ صوبائی حکومت نہیں دیتی وہ مرکز نہ ہے گر ایف ۳۱ کا خرچ صوبہ دیتا ہے جبکہ اس کو استعمال کیا جاتا ہے کہ ہاہا شرمن چکر لائیں کشفو لائیں اور ہر کریں تو پھر ان کا تمام خرچ صوبائی حکومت کے ذمے ہوتا ہے اس تمام بھاری نفری کے باوجود مسٹر اسکریکٹر اگر یہ حکومت لاءِ ایڈ آرڈر کو منظہن نہیں کپھاتی لوگوں کو تحفظ نہیں دے سکتی تو پھر اس حکومت کا رہنا کسی کے فائدے میں نہیں ہے اور جس کی مال، جان، عزت و آبرو محفوظ ہو آخروہ کیا توقع کرے گا لوگ نہ کہ بڑے بیٹھے چاہتے ہیں نہ کوئی ان کو محل دے گا نہ ایریکنڈیشن گاڑیاں دیں گے اور نہ ایریکنڈیشن بیٹھے دیں گے ان کا زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ سیکورٹی اور تحفظ یہ بھی جب نہ مل سکیں تو پھر یہ حکومت کس مقصد کے لئے ہے اور اتنی بھاری بجٹ کا تخمینہ کے لئے یہ تو سب ضیاع ہے عوام کا پیسہ ضائع ہو رہا ہے اور عوام کے خلاف استعمال ہو رہا ہے اس سال یعنی ۱۹۹۷ء کے بجٹ کا تخمینہ اس میں ۲۳ کروڑ روپے لگایا گیا ہے یعنی پچھلے سال کے روایائز اسٹیمیٹ سے بھی ۷ کروڑ روپے زیاد ہے لیکن نہ کسی کی مال، جان، عزت و آبرو محفوظ ہوگی (Exhaustible Bottomless Pitch) In کی طرح ہے۔ ان کی جیسیں بوریوں سے بڑی ہو گئی ہے ان میں جا کر فائب ہو جائے گا اگر ہم بجٹ کے تخمینہ کے تھے مسلسل مل رہے ہیں اور آیہدہ بھی بھری کی کوئی امید نہیں ہے اگر امن و امان کی صورت حال اور اخراجات کا مقابلہ صحت نامہ کے اخراجات سے کیا جائے تو معلوم ہو گا ۱۹۹۷ء یعنی پچھلے سال کی بجٹ میں صحت نامہ کے لئے ۱۰ کروڑ روپے رکے گئے تھے جبکہ روایائز اسٹیمیٹ میں یہ رقم کو گھٹا کر ۲۸ کروڑ روپے خرچ

کے کئے اب اس قابلی جائزے سے حکومت کے عمل کا میں تجویہ کروں گا ایک یہ کہ جہاں غیر ترقیاتی اخراجات کا مرحلہ ہوتا ہے وہاں ریواز اسٹیمیٹ *Above* دکھلایا جاتا ہے یعنی پر ہوتا ہے اور جہاں عوامی مفاد کا مدد ہوتا ہے وہاں بجٹ کے تخفینے سے بھی کم رقم خرچ کر کے (Down Ward) یعنی یئم دکھلایا جاتا ہے اس کو کم کیا جاتا ہے اسے حکومت کی بجٹ سندھمنٹ کا بھی بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے اور عوام کے دنوں سے منصب ہو کر عوام کے مفاد کے معافی عمل کا مطالا ہو بھی ہوتا ہے جنل اپیڈ فشریش اس کے اخراجات بھی غیر ترقیاتی مدین آتے ہیں مچھلے سال یعنی ۱۹۷۳ء میں بجٹ تخفینہ کے وقت ۳۲ کروڑ روپے رکھے گئے تھے جبکہ ریواز اسٹیمیٹ کے مطابق ۱۹ کروڑ روپے خرچ کے گئے یعنی ۲ کروڑ روپے کے اضافی اخراجات، حکومت نے عوام کے مفاد عامہ کے بجائے غیر ترقیاتی مدین صرف کیے جس کا کوئی حساب و کتاب نہیں ہم پوچھنا چاہیں گے کہ ایسا کیوں ہوا اگر ہمیں یقین ہے کہ اس کا سمجھ جواب کیس سے بھی نہیں آئے کا اس اضافی رقم کا مہنی صد سے زائد حصہ تو وزراء اور کی فوج کی عماشیوں شاہ غرجیوں کی نظر ہوا اور بقیہ رقم امن و امان میں ناکامی کے بعد ایف سی وغیرہ کو امن بحالی کے لئے غیر ضروری طور پر وقت "وقت" طلب کر کے اس کی نذر کر گئے پھر غیر ترقیاتی اخراجات دائٹ بیچر کے صفحہ ۲۲ کے مطابق مچھلے سال یعنی ۱۹۷۲ء میں ریواز اسٹیمیٹ کے مطابق کل اخراجات ۶ ارب ۵۳ کروڑ روپے تھے جبکہ اس سال یہ رقم بیٹھا کر ۶ ارب ۵۲ کروڑ روپے رکھے گئے ہیں یعنی اس مدین صرف ایک حقیر ایک ارب روپے کا اضافہ کیا ہے مچھلے سال کے مقابلے میں تقریباً ۱۰۰ فیصد ہے۔

☆ جناب اسٹیمیٹ ! آزان کو سن لیں اس کے بعد اپنی تقریبی جاری رکھیں۔

☆ نواب محمد اکبر خان بھائی ! (آزان تحریر کے بعد) یعنی اس مدین صرف ایک ارب روپے کی تحریر رقم کا اضافہ کیا گیا ہے اور یہ اضافہ مچھلے سال کے مقابلے میں تقریباً "سلوہ فی صد" ہے۔ اب اگر دیکھا جائے تو حکومت کے وزراء اور حماجیوں نے فاضل بجٹ پیش کرنے پر ایک دوسرے کو مبارک ہادیں اور عظیم الشان اور ریکارڈ بجٹ کے نظرے پڑھئے گئے یہیں تالیوں کی گونج میں وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ اگر غیر ترقیاتی اخراجات کا یہ شرح بھال رہے تو جو کہ یقیناً "بھال بھی رہے گا تو اگلے سال کا بجٹ خسارے کا بجٹ ہو سکتا ہے اور حکومت کے پاس ترقیاتی پورگراموں کے لئے مختص رقم میں سے کچھ نہیں بچے گا اور اس طرح حکومت مکمل طور پر یعنی صوبائی حکومت مکمل طور پر مرکزی حکومت کے رحم و کرم اور اس کی محتاج ہوگی۔ اب اگر دیکھا جائے تو ایک ارب روپے کا مقابل انتقال اگر ترقیاتی مدین مفاد عامہ کے لئے ہوتا تو اس ایک ارب روپے سے آپ صوبہ کے عوام کے

لئے دو کروڑ کی لاگت کے پہاں ہپتاں تغیر کر سکتے ہیں۔ دلاکہ روپے فی کمرے کے حوالے سے پانچ ہزار کمرے اسکول کے لئے تغیر ہو سکتے تھے یا کروڑ روپے کے آپاشی کے بڑے منصوبے کی مدین دس منصوبے پایہ تحقیقی تک پہنچ سکتے تھے یا کمبوں سے مارکیٹ تک ایک ہزار لمبی کمی مزدیس کی تغیر کی جاسکتی تھی اور اس پر حیرت یہ ہے کہ جنل ایڈنسپریشن تمام اخراجات کا تغییر لگانے کے بعد بھی مزید سولہ کروڑ روپے دیگر اخراجات کے لئے غص کیے گئے ہیں۔ اب اگر بجٹ میں تمام اخراجات کی تخصیص یعنی سپیسیفیکیشن (Specification) کے لئے بھاری بھر کم کرتا ہیں شائع ہو سکتی ہیں۔ تو کیا وجہ ہے وہ بھاری بھر کم رقم جن کے ہمارے میں کما جاتا ہے کہ اپوزیشن والے پڑھتے نہیں ہیں۔ تیار ہو کر نہیں آتے ہیں۔ اگر وہ کتابیں شائع ہو سکتی ہیں تو کیا وجہ ہے کہ یہ چونہ کروڑ روپے جو کہ دیگر اخراجات کے لئے رکھے گئے ہیں کہ تخصیص نہیں ہوتی ہے۔ یہ دیگر اخراجات کیا ہیں اور کس مدین ہیں اس کا اسمبلی کے معزز ارائیں کو کوئی ملم نہیں ہے۔ اب میں چند الفاظاً کچھ ہمارے ایکو یکلس کے ہمارے میں کہا جاتا ہوں یعنی مبہوں کے برابر کے حق۔ یا حقوق کے متعلق کہا جاتا ہے کہ پہاں لاکہ روپے لوٹھنٹ کی صورت میں ہر ممبر کو دیا گیا ہے مگر ہمارے چے زلیجنی مبران کے نئے نئے کو استعمال نہیں ہونے دیا۔ ہر جلتے کے ہمراۓ اپنے منصوبے نہیں کر رہے ہیں یہاں سے اطلاع بھی مل گئی کہ اپراؤپس (Approved) مگر زمین پر ایک بھی اسکیم پر کام شروع نہیں ہوا۔ تحقیقی تجویز کوئی کام بھی نہیں ہوا ہے۔ سوائے ہلکوڑ اور زبانی ہو اس طرف پہنچے ہیں ایکیل الٹ مفت جتنا بھی ٹھاں سے ڈگنا تکھنا ہمار گناہ گناہ۔ ان کو دیے گئے۔ جو ہمارے موجودتے وہ بھی اسی تک استعمال نہیں ہوئے نہ ہو سکے۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ ابھی تک وہ وہاں سے فارغ نہیں ہے۔ پھر دلچسپی (Village Electrification) کے لئے رقمات رکھے گئے تھے کچھ مرکزی طرف سے کچھ صوبے کی طرف سے۔ ہماری پارٹی کے لوگوں کے ہمارے اپنے ملکے کے جس کا میں خود گواہ ہوں ایک انجوں تار بھی ایک سال میں نہیں کیا گیا۔ بھل کا ایک انجوں کا تار بھی نہیں کیا گیا۔ حالانکہ ہم لے لو جو ڈتا ہے۔ اس کی شناوری کی اور ہمیں یہ اطلاع ملی کہ وہ اپراؤپس (Approved) ہیں مگر اس کے باوجود کوئی نہیں۔ پھولے کے سڑک یہ بھی اپراؤپس نہیں گراہی تک کام کسی پر نہیں ہوا۔ ہماری اطلاع کے مطابق یہ جتنے بھی نئے نئے۔ ہماری پارٹی ہمارے ساتھیوں کے وہ یہاں سے دیورٹ (Divert) ہو گئے ہیں۔ کہیں اور یہاں سے مجھے گئے ہیں۔ خاص کر وزرا صاحبین کے اپنے اپراؤپس میں۔ وہاں استعمال کیے گئے۔ ان کے علاقوں میں ان کے حلقوں میں ترقی کے لئے بھری کے لئے ہم بکھتے ہیں۔ This is very shameful۔

کہ یہ سب حوام کے نمائندے ہیں ہر ایک اپنے ملائت سے دوست لے کر آیا ہے۔ حوام کے نمائندے صرف اس طرف نہیں ہے اس طرف بھی ہیں۔ اس طرح ہیں سب کے حوام کے نمائندے ہیں یہ اور بات ہے کہ ایک طرف حکومت ہے اور دوسری طرف اپوزیشن مگر حقوق سب کے برابر اور برابری کے اصول کے مطابق چیف نیشنر صاحب اپنے خود بھی مجھے یاد ہے جنکے سال اسی بجٹ بیشن میں بھی یہی ہاتھیں اس وقت بھی ہوئی ہیں اور انہوں نے اٹھ کر کھاتھا۔ میں نہیں کہوں گا کہ وہندہ کیا تھا کما تھا کہ سب سے برابری کا برنا ہو گا اور ہر ایک کو برابری کے اصول کے مطابق فنڈر میں گئے اور جو رکے ہوئے ہیں وہ فوراً "اہمی سے آزاد روں گا اور وہ ریلیز ہو جائیں" استعمال میں آئیں مگر ایسا نہیں ہوا۔ میں ان کو یاد دلانا چاہتا ہوں اور ہاؤس کو بھی اور ممبروں کو ایسا تقاضا "نہیں" ہوا۔ وہ ایسے ہی خالی الفاظ تھے۔ یہ معنی الفاظ۔ جن پر کوئی عمل نہیں ہوا اس کے ساتھ ساتھ ہر ممبر کو پانچ لاکھ روپے میرے خیال میں رکوڑہ فنڈر میں بھی دیے گئے کہ وہ جہاں بھی Disperse ڈیسپرس کریں۔ لوگوں کو دیں غربہ فرما اور شادی یا جن بہاؤں کے لیے بہوں کے لیے سب کے لیے اور وہ رقوم فنڈی کشون کے رحم و کرم ہے ہیں۔ ایم پی اے کے دھنخڑ پر ما ان کی ریکمنٹیشن پر وہ ڈیسپرس (Disperse) ہوں وہ بھی ڈیسپرس (Disperse) نہیں ہوئے۔ ہارہوڑ میں اپنے ملائت میں اس بار میں دہل تھا ہمارے پاس بہت سے لوگ آئے ہوئے آئیں اور وہ سرے آئے کوئی ملاج معاملے کے لیے۔ ہم نے ان کی ریکمنٹیشن کر کے بھجوئے کہ ان کو ہے جائیں اہمی تک اطلاع نہیں ہے کہ ایک کوئی کوئی بھی سماں ہو۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہلان ایکم (Planned Scheme) ہے اس کے تحت ہماری پارٹی ہے یعنی اپوزیشن کے ممبر ہیں ان کے تمام رقبات روک لے ہیں۔ ان کے تمام لوٹپوٹ فنڈر روکے گئے ہیں۔ ہر سچ پر ہر قدم پر روکے گئے ہیں۔ وہ اب اسٹاپ سٹیل (Stop Still) یعنی خانے میں بند ہو کر جس کو انگریزی میں کہتے وہ داخل دفترتوں میں وہ الماری کے خانے میں بند کئے گئے ہیں۔ یعنی اس پر ایمپلیکیشن (Implementation) یعنی کام روکا گیا ہے۔ اہمی نہیں جراحتی ہے کہ منہ فنڈر بینا تو درکثار کام ہو رہا تھا کہ یہ دس فی صد کیسیں ہیں نہ صد ہو۔ وہ روک گئے ہیں۔ وہ یہی مزید کوئی نہیں آ رہے ہیں بھرہماری سوکی گیس لوٹپوٹ گیس چارج کی بھی ایک ہماری رقم کی کٹوتی کی گئی ہے ہمارا رائیٹ (Full Share Right) فل شیر جائز اپنے پروگلنس سے ہمارے ہمارے ریورسز (Resources) سے ہم بیو اکر رہے ہیں ہم سارے پاکستان کو دے رہے ہیں اور سارا پاکستان اس سے مستفید ہو رہا ہے۔ فائدہ حاصل کر رہا ہے ہر سال اس سے ہمارا بچیں سے چھیس ارب روپے ہو چکتیں کا حصہ ہتا ہے۔

ہمیں بچھے سال کتے ہیں کہ پانچ ارب کے لگ بھگ دیا گیا ہے۔ اس سال تو کتے ہیں۔ آں لگ گئی۔ ایک صاحب میں یہ تھا تھا ہواں وہاں جو کیس صاف کرتے ہیں جن میں بچھے سال آں لگ گئی تھی وہاں چند بنکس (Banks) بند ہو گئے تھے ان کو بنکس (Banks) کتے ہیں لیکن باقی بنکس (Banks) سے کیس کل رہی تھی یہ نہیں کہ تکمیل طور پر گیس بند ہوئی تھی کچھ کم ہوئی اگر ہم یہ کہیں کہ میکسیم (Maximum) تین بنکس کی بندش ہوئی نہ تو تیر کوہ میں گیس بند ہوئی اگرچہ مزدوروں کی ہڑتاں رہی لیکن پروڈشن ہو رہی تھی جبکہ سندھ میں وہاں پر پاسپ لائیں اڑاوی گئی تھی وہاں فیلڈز میں ڈکائیٹس (Deceits) یعنی ڈاکو گئے اور کاروبار نہ ہو گیا لیکن اس کے پار ہو سندھ کو زیادہ پیسہ ملا۔ جبکہ ہم کو کم طاکہ جی یہاں پر پروڈشن نہیں ہوئی۔ یہری اطلاع یہ ہے کہ یہ ہمیہ جہاں زیادہ ضرورت ہے وہاں استعمال ہو رہا ہے اس کے علاوہ صوبہ سندھ میں جہاں بکلی ہیدا ہوتی ہے وہاں رانیلمٹی کی صورت میں زیادہ ان کو زیادہ طا جبکہ صرف ہمارا صوبہ ایک ایسا بدجنت صوبہ ہے جہاں مرکزی حکومت میں کوئی پوچھ نہیں سکتا اور کوئی آواز نہیں اخساست کیا یہ تو وہ افسران ہیں جو چیف نسٹر کے کئے کے مطابق ہاؤں کو زور پے ہیں لیکن باقی جو رقم میں اکیس ارب کے لگ بھگ اپریز (Arrears) کو نہیں مل رہا اس کی پات کوئی بھی نہیں کرتا ۱۳۷۸ سے لے کر آج دن تک یعنی انہیں سال ہوئے ہیں اگر انہیں کو آپ میں سے ضرب دیں تو تین سو اسی کوڑ نہیں یہ ہمارے اپریز (Arrears) ان کی طرف سے واجب الادا ہیں اور ہماری طرف سے واجب الوصول ہیں مگر یہاں بھی ہمارے چیف نسٹر صاحب نے فراغ وہاں سے ان کو بخش دیا کیونکہ تھوڑی سے رقم تھی۔ اس لیے وہی میں اس رقم کو انہیں بخشش دے دی۔ یہ ہوتا رہتا ہے کیونکہ قیموں کی ملکیت ہر ایک بخش رہتا ہے لیکن جن کے وارث ہیں وہ یقیناً "ایسی یقینی جیز کو نہیں بخششے دیں گے یہاں حکومت نہ ہو لے یعنی پریکٹیکلی (Practically) حکومت نہ ہونے کی وجہ سے لوگ تکلیف میں ہیں زندگی کے ہر شعبہ میں خصوصاً جیسا میں نے عرض کیا ہمیں سوکی گیس روپتو نہیں ٹاہر ہمارے انہیں واڑا شہر پریشان کا بہت ذکر ہوا تھا کہ دس لاکھ کیوں سک لیٹ پانی لے گا مگر ابھی تک اور (Indus Water Distribution) خصوصاً "ابھی بھائی کے وقت سندھ کے لوگ آپس میں پانی پر لڑتے ہیں وہاں قصل سوکہ رہی ہے اس کے علاوہ فیڈرل سروس میں ہمارا کوٹہ یعنی پانچ اعشار یہ چودہ پہنچ اس کا بھی کوئی ذکر نہیں کرتا کہ آیا لاکھ دلار کے سویا سو ڈیگی کتنے لاکھ ابھی لوگ لگے ہیں پر انھل اتنا لوی کا کوئی نہیں کہتا کہ آئے بڑھی یا نہیں بیٹھل خانس کیشان ایوارڈ سے ہمارے میں بچھے سال کیا گیا کہ یہ ہوا وہ ہوا ہمیں کیک کا کتنا حصہ ملا گریہ سب سادر کیا ہے مگر بیٹھل کیک اور اس

کے سلائیس (Slice) جمل سکھ تھم نے دیکھا ہے اس کیک کا حصہ پٹلا ہوتا جا رہا ہے جبکہ دوسرے صوبوں کے سلائیس کا حصہ بڑھ رہا ہے اب ہمارے سلائیس کا حصہ کیوں پٹلا ہو رہا ہے اس لئے کہ ہماری بات کرنے والا وہاں پر کوئی نیں ہے تو کمرب روپے کے فارن لوزز (Foreign Loans) پچھلے سال تھے نیشنل بجٹ میں اس میں بھی ہماری اطلاعات کے مطابق بلوچستان کو کوئی حصہ نہیں ملا فارن لوزز (Foreign Loans) میں آئی ہے آئی نے شری وحدتے کیے ہے جے جے۔ آئی نے شریعت کے بارے میں مرکز میں مولانا صاحبان نے دوست دے کر حکومت کو ہر سلسلہ پر سپورٹ کیا اور ہر لیوں پر حکومت کو سپورٹ کیا مگر ہم پوچھتے ہیں کہ آخر کار وہ شریعت ہے کمال؟ کچھ طلبی یا ہم ابھی تک دیہیں ہیں؟ اسیکر صاحب آپ بھی اس پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں آپ کو ممکن ہے کچھ علم ہواں ہارے میں لیکن ہمیں تو کچھ علم نہیں۔ ایڈیشنل ایوارڈ کے تحت وہ ملین کیوں سکھتے زیادہ پلنی ملے کا وہ کہا ہے؟ پھر ہماری جو اکتم ہے سوئی گیس کی وہ کمال ہے؟ پھر مزید فنڈز کا مچھلے سال مرکزی نیڈرل حکومت نے وحدتے کیا تھا وہ کمال ہیں؟ کچھ طلبی یا اب تک نہیں ملا۔ پھر شیز آف این ای ہی یعنی نیشنل کیک کا حصہ کمال ہے اور بلوچستان کے کتنے لوگ مرکزی حکومت سے لے گئے؟ مرکزی سروزی میں ہمارا شیز یعنی پانچ اعشاریہ پانچ پرسنٹ بنتا ہے ان میں کتنے لوگ لے گئے کیا ہم نے کبھی اس کا حساب کیا ہے؟ کوئی تسلیم ہزار آسامیاں اس میں بلوچستان کا حصہ بنتا ہے پانچ اعشاریہ چار پرسنٹ کے حساب سے ہم کو علم نہیں کہ کتنے ہزار یا کتنے ان سروزی میں لے گئے جمال تک ہماری معلومات ہیں مساوائے چند ایک لوگوں کے جنہوں نے خود جاکر کوشش کی اپنے تعلقات کی بنا پر تو کیوں حاصل کیں مگر ہماری صوبائی حکومت کی طرف سے کوئی کوشش نہیں ہوئی کہ کتنی تعداد وہاں کمپائی گئی ہے پھر ہم نے ہمارے کتنے ڈائیکٹرز کتنے ڈائیکٹرز جنل کتنے نیجزیہ میں بلوچستان سے وہاں آٹو مس ایڈیٹ سیکی آٹ لوس پاؤ نہیں اور ان آر گنائزیشنز میں لے گئے ہیں کیونکہ وہاں بھی ہمارا پانچ اعشاریہ چند پرسنٹ حصہ بنتا ہے اس کے علاوہ ریلوے میں ہمارے کتنے لوگ لے گئے ہاں وہاں کے کہ ہمارا پونکٹر دہاں ہے اس کے علاوہ اسٹیل مل ہے اس میں کتنے ہیں یہی سوالات میں لے چھلے سال بھی اپنی بجٹ تقریب میں کیے تھے اس وقت بھی ان کا خاطر خواہ جواب مجھے نہیں ملا تھا اور نہیں اس سال ہم پر امید ہیں کہ اس سوال کا خاطر خواہ جواب ہمیں ملے گا مگر ہونکہ ہم حرام کے نماحدے ہیں باہر حرام شور مبارہ ہیں۔ جیسا کل بھی ایک بمبر صاحب نے ہمارا کہہ کر ہماروں کی تعداد میں ہو زگار جسڑا ہیں وہ پوچھتے ہیں کہ حقیقت حال کیا ہے۔ آیا ان کی اہمیت کھلدا گورنمنٹ اس ہارے میں کچھ کربھی رہی ہے یا نہیں کر رہی ہے۔ ان کے کم از کم حالات

معلوم کریں اور وہ پوچھتے ہیں کہ ان کے حاکم اور حواہی نما بندے کیا کر رہے ہیں حاکم اس بارے میں کہہ کر دے ہیں باہمیں کر رہے ہیں اہمیں اس حکومت سے ہامنی جواہات کی کوئی توقع نہیں ہے مگرچہ سال بھی نہیں تھی اور اس سال بھی نہیں ہے۔ اس لیے ہم اپنے لوگوں سے کہ سکتے ہیں۔

اے لوگو! میں آپ کو صرف یہ تھا سکتا ہوں کہ حال کے مسائل کی نسبت آپ کو مستقبل میں زیادہ مشکلات کا اور مسائل کا سامنا کرنا ہو گا۔ آئے والے دنوں میں آپ کے حالات مزید خراب ہوں گے جو نکہ یہ دانتہ طور پر خراب ہنا یہے جائیں گے تیتوں میں روزافروں اضافہ کیا جاتا رہے گا جیسیں کراں ہوتی جائیں گی آپ پھر ہر قسم کے تیکس کا بوجھ بڑھتا ہی جائے گا آپ کے روپے کی قیمت کم اور اس کی قوت خرید روز بروز کم ہوتی جائے گی آپ کے حالات میں زیادہ سے زیادہ دغل اندازی کی جائے گی۔ آپ کی مشکلات میں دن بدن اضافہ ہو گا آپ مزید تکالیف کا فکار ہنا یہے جائیں گے بلوچ پشتوں تضادات کو اپنے مفاہمات کی تجھیل کی خاطر مزید بڑھایا جائے گا ان تضاد کو جھٹکے کی صورت میں بدلتے کا اہتمام کیا جائے گا پسختون کو بلوچ سے بلوچ کو پشتوں سے قبیلے کو قبیلے سے اور بھائی کو بھائی سے لڑائی کی رفتار کو مزید تیز کی جائے گی وہ بلوچستان میں انتشار اور لڑائی جھٹکے کی ایسی فضا ہانا چاہتے ہیں کہ لوگ اپنی سلامتی کی فکر کریں۔ حاکموں کے معاملات میں کچھ سوچنا ترک کر دیں یعنی عوام حاکموں کے ہارے میں سوچنا ترک کر دیں وہ حالات کو اس حد تک پہنچانا چاہتے ہیں کہ کوئی بھی شخص اپنے آپ کو نہ تو رات اور نہ دن میں محفوظ خیال کر سکے۔ اے لوگو! اچھی طرح سنو کرنے۔ آپ کی جان و مال و عزت آبرد، نگ و ناموس، نجاح اور غیرت سب خطرے میں ہے ان سب کو ختم کر دینے کی کوششیں تیز کردی جائیں گی تاکہ آپ کا یہ تیقی افلاہ ہاتی نہ رہے آپ کی قوی زندگی کو اس سے خالی کر دیا جائے گا۔ اگر کچھ انسانی اور اخلاقی قدریں آپ میں ہاتی ہیں تو ان کو بھی ختم کیا جائے گا تاکہ جو ہاتی نئی جائیں وہ جا لوردوں کی مانند ہوں گے۔ آپ سے تمام انسانی اقدار چھین لی جائیں گی آپ کا کام محض یہ رہنے والا جائے گا کہ آپ اپنے آقا کی خدمت کریں اور آپ کی زندگی اس حد تک انجمن بنا دی جائے گی۔ آپ انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنی زندگی سے بے زار ہو جائیں گے کاش یہ الفاظ آپ کے غیر کو کسی حد تک جنبوڑ سکیں۔ همکریہ۔

☆ جناب اپسیکر! اجلاس کی کارروائی کل دو جوں صبح ساڑھے دس بجے تک کے لیے نلوٹی کی جاتی

۔۔۔

(اسملی کا اجلاس دونج کرپائی منٹ دوپر اگلی صبح ۲ جون ۱۹۹۷ء صبح ساڑھے دس بجے تک کے لیے نلوٹی ہو گیا)